اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ
الحمد للہ والمنت کہ درین زمان میمنت اقتران رسالہ سراپا ہدایت یعنی
تالیف حضرت حقائق آگاہ معرفت دستگاہ جناب شیخ پیران صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ

شکر ہے اس ذوالجلال بے مثال کو کہ جسنے یہ پتلہ خاک کو یہ رتبہ دیا اور اشرف المخلوقات بنایا اور فرمایا قولہ تعالے اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ یعنے شکر کرو تم آل داؤد کے شکر کے تئین تھوڑے ہین بندے شکر کے کرنیوالے اور واسطے شفاعت اس امت گناہگار کے وسیلہ جناب سرور کائنات کا بنایا اور ان حضرت کی شان مین خود فرمایا لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ یعنے نہ پیدا کرتا مین یا محمد تمکو نہ پیدا کرتا مین زمین و آسمان کو اور فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ بھیجا ہمنے تمکو یا محمد مگر واسطے رحمت کرنے اوپر عالم کے اور فرمایا ہی اللہ تعالے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اور درود ہوا اللہ تعالے کا اوپر انکے اور اوپر آل و اصحاب تمام انکے کے

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان + چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان

یہ شہید عشق تیغ احمدی شیخ کریم الدین کہ مرید خاکپائے نعلین پیشوائے عارفین
تاج المشایخ جناب شیخ غلام نظام الدین چشتی باشندہ اورنگ آباد شریف کا
ہے بفرمائش حقائق آگاہ واصل بارگاہ عاشق اللہ بسم اللہ خان جوکہ مرید پیر برحق کعبہ
مطلق جناب سر حق شاہ صاحب باشندہ ہنگولی کے ہین اور باسرار واصلان
دین پیشوائے سالکان رہگزین دانندۂ اسرار یزدان عاشق سبحان سردار خان کہ
مرید معظم ومکرم جناب مولوی معصوم صاحب نقشبندی باشندۂ اکولہ بالاپور کے ہین انکی
عنایت کفیض ہدایت اور بطفیل رمزدان اسرار خفی وجلی جناب شیخ اکرم علی صاحب
چشتی باشندۂ قصبۂ مہکر کے عنایت پذیر ہوکر اوپر دو فصل کے اتمام کیا ایک فصل
اول بیچ بیان احوال ذوالجلال کے فصل دوسری شامل اوپر احوال ترکھوٹی اور
متفرقات کے فصل اول بیچ حال بیان اُس ذوالجلال کے آغاز حال اب حال اُس
ذوالجلال بے مثال کا سنو یعنے جسوقت وہ اپنی بیخودی مین تھا نام اُسکا ہاہوت تھا
اُس حال کی لذت لینے کو آسمان وزمین کی صورت بنکر نظر کا حال تھا سونام اُسکا
لاہوت رکھا اُسکی لذت لینے کو عاشق بنکر سمجھ بوجھ کا حال تھا سونام اُسکا جبروت
رکھا اور اس حال کی لذت لینے کو پیغمبرون کی صورت بنکر ڈر اور خوف کا حال تھا سونام
اُسکا ملکوت رکھا اور اُس حال کی لذت لینے کیواسطے فرشتون کی صورت بنکر رہنے اور
چلنے کا حال کا تھا سونام اُسکا ناسوت رکھا ان پانچون کی لذت آپ لیا گنج مخفی
سے باہر آیا اور گنج مخفی مین جاویگا لایا عشق اور لیجاویگا محظوظی سعی سعی کرتا تو بندہ
بنا ہے اور ناسوت ملکوت جبروت لاہوت یہ چار حال مقام فنا کے ہین
اور ہاہوت مقام بقا کا ہے یعنے اُسکی یاد مین بیخود ہو جاتا اور اُسکو ہر جگہ خیال
کرنا موجب آیت کریمہ یعنے لیس فی الدارین الا ہو یعنی نہین ہے کوئی
دونون جہان مین سوائے اُسکے اور جب جناب باری کو عشق پیدا ہوا پہلے
اس عشق مین اول نور محمدی کو پیدا کیا اور نام اُسکا احمد رکھا اور اس نور سے چار
چیزین پیدا کین اول ہوا کہ دوم ہوا زیادہ سوم آب چہارم خاک پنجم آگ

ششم آب منی ہفتم روح ہیزدہ ہزار مخلوق کی یہ سب پیدا کین اوران سب
کو ہمراہ نور اپنے اور نور احمدی کے شریک کر کر پتلہ آدم کا بنایا اور اسی نور احمدی
سے تمام چرند پرند گزند درند یعنے جتنے جانوران روے زمین کے اور جمیع اُسی
پیدا کین بلکہ آسمان و زمین اور فرشتے وحور و غلمان جنت و بہشت اور دوزخ
کو بھی بنایا اور آدم کے پتلہ کی بائین پسلی سے حوا کو پیدا کیا اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے اللہ تعالیٰ سب شئے پر قادر ہے اور جبکہ پتلہ آدم کو پیدا کیا ایسا
فرمایا اللہ تعالےٰ نے اَلْاِنْسَانُ بُنْیَانُ رَبِّہٖ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ
یعنے انسان جو ہے بنیاد میری ہو پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کے اور بنیاد
آدم کی پانچ چیز سے ہے خاک آب ہوا آگ نور۔ خاک سے ہڈی گوشت
چمڑا بال رگ اور پانی سے بھوک پیاس سستی نیند ہاضمہ اور آگ
سے چلنا ہلنا جمائی سوچنا کانپنا اور ہوا سے بولنا دیکھنا ڈر آب منی غصہ
اور نور سے محبت اور وفا ان پانچون کے پانچ ثمر خاک کا ثمر سونگھنا آب
کا ثمر چکھنا اور آگ کا ثمر دیکھنا ہوا کا ثمر لگنا نور کا ثمر جاگنا اور ان پانچون کے
پانچ رنگ ہین خاک کا رنگ پیلا آب کا رنگ لال آگ کا رنگ کالا ہوا کا رنگ
سبز نور کا رنگ اجلا اور ان پانچون کی پانچ لذت ہین خاک کا مزہ کھارا آب
کا مزہ میٹھا آگ کا مزہ تیز ہوا کا مزہ کھٹا نور کا مزہ کڑوا اور ان پانچون کی
پانچ صورت ہین خاک کی صورت ہاتھی کی آب کی صورت مچھلی کی آگ
کی صورت شیر کی ہوا کی صورت سانپ کی نور کی صورت طاؤس کی اور
ان پانچون کی پانچ جگہ ہین خاک کی جگہ پڑے رہنا آب کی جگہ چلنا آگ کی جگہ
دوڑنا ہوا کی جگہ ہلنا نور کی جگہ کھڑے رہنا اور ان پانچون کے پانچ آزار ہین
خاک کا آزار پھوڑا پانی کا آزار سردی آگ کا آزار تپ ہوا کا آزار حرارت نور
کا آزار ترک اور ان پانچون کے پانچ گھر ہین خاک کا گھر تلی آب کا گھر کلیجا آگ
کا گھر پتا ہوا کا گھر پھیپسا نور کا گھر دل اور وجود مین تین سو ساٹھ ہڈی ہین اسمین

تین ہڈیاں الگ ہین آنکھ مین رائی کے برابر زبان مین تل کے برابر اعضائے تناسل
مین جو کے برابر اور وجود مین تین سو ساٹھ رگین ہین اور تین سو ساٹھ گوشت کے
ٹکڑے ہین اور تین ہاتھ انتری دس ہاتھ مین طعام اور دس ہاتھ مین پانی اور دس
مین دم کا آنا جانا ہے اور تین کروڑ وجود مین بال ہین اسطرح پر پتلہ آدم تیار کر کر خود
اسکا عاشق ہوا اور اسی عشق مین ایسا فرمایا اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ
یعنی انسان بھید میرا ہے اور مین بھید انسان کا ہون اور روح خاص پاک یعنی امر
خاص کو اُسمین داخل کیا اور خیر و شر کا اختیار دیا اور فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ یعنے
روح کیا ہے اللہ تعالے کا امر ہے اور پھر روح کو حکم ہوا کہ وجود کے باغون کی سیر کرو
معلوم ہووے کہ اس وجود مین پانچ باغ ہین باغ اول چشم اُس باغ کا نام شریعت
پھول اور پھل اُسکے یہ ہین جو کچھ دیکھنا چپ رہنا اور جو کچھ خیال کرنا اُسی کا خیال کرنا
باغ دوم ناک نام اُسکا طریقت پھول پھل اُسکا سونگھنا اشارہ اُسکا رکھنا اور خاموش
رہنا باغ سوم کان نام اُسکا حقیقت پھول پھل اسکے جو کچھ آواز آوے بجز آواز خدا کے
اور کچھ خیال نکرے باغ چہارم زبان اس باغ کا نام معرفت پھول پھل اسکے کوئی
ظلم کرے اُف نکرنا اور مُنہ دیکھکر چپ رہنا جیسا کہ اللہ تعالے خود فرماتا ہی بموجب اس آیت کے
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ یعنے اللہ تعالی ہمراہ ہی ساتھ صبر کرنیوالون کے باغ پنجم آب
منی اس باغ کا نام وحدت ہے اور پھول پھل اُسکے تکبر اور وسواس دور کر کر سب کو
ایک سمجھنا یہ جتنے باغ ہین واسطے سیر روح کے اور ان پانچ باغون کے پانچ محل ہین
محل اول ناسوت محل دوم ملکوت محل سوم جبروت محل چہارم لاہوت محل پنجم
ہاہوت عارف کو چاہیے کہ محل اول کے دروازے کو بند کر رکھے یعنے کسیکو بدنظری سی
نہ دیکھے اور محل دوم کے دروازے کو کھول کر گل طریقت کی خوشبو سونگھے اور محل سوم کے
دروازے کو کھول کر آواز یار سُنا کرے اور محل چہارم کے دروازے کو کھول کر
باغ دنیا کی سیر کرے اور بجز یاد حق کے کچھ نہ بولے اور خاموش رہے بموجب حدیث
شریف کے کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ یعنے دنیا

جلسے سرا ہے مسافر کے مانند رہو اور محل نجم کے دروازے کو بند کر کر بیٹھا رہے اور کچھ کسی سے نہ کہے اور نہ کچھ سنے اور تفصیل منزلون کی یہ ہی سنو منزل اول ناسوت ن سے نیت نیک دل مین رکھنا بدی سے درنا بموجب حدیث شریف کے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ تحقیق کہ اعمال ساتھ نیت کے ہین اور ارادہ قتل نفس کا کرنا بموجب شریف کے قَتْلُ الْمُوْذِیْ قَبْلَ الْاِیْذَا یعنے قتل کرو تم موذی کو آگے ایذا دینے کے اور یہ دعا ہمیشہ پڑھتے رہنا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ اے رب میرے ظلم سے نفس کے بناہ دے مجکو اور س سے سخی ہونا ذکر حق مین جتنا کہ ہو سکے بموجب حدیث شریف کے جیسا کہ اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ یعنے سخاوت خوا اللہ تعالی کی ہی اور وسے ورثہ کا طالب کرنا یعنی اللہ تعالے کے نور سے کل شے ہے اور مین بھی اسی کے نور سے ہون بہتر ہے کہ پھر آپ کو اُسی نور سے ملاوے بموجب حدیث شریف کے یعنے کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِهٖ تحقیق کہ تمام شے رجوع ہوتی ہی اوپر اصل اپنی کے اور ت سے تعریف اُسکی اور اسکے حبیب کے سوا کچھ نہ بولے منزل دوم ملکوت م سے محبت حق پیدا کرنا د ل سے ل سے لاریب جاننا اسکو جو کچھ کیا اور جو چاہیگا سو کریگا ک سے کل حال کو سمجھنا کہ سبھی کریگا سے ہے و سے وجود مین شکل محمد کی جو شبیہ ہے ذکر کے وقت اسکو روبرو کرنا ت سے تکبر کا خیال بالکل دل پر نہ رکھنا بموجب حدیث شریف کے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَوْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ وَلَوْ کَانَ مِنْ کِبْرِیَائِیْ نہین داخل ہوگا جنت مین جسکے دل مین ذرہ کے برابر تکبر ہوگا منزل سوم جبروت ج سے جمال کا دیکھنا اور ب سے بزرگی کوئی کرے مگر آپ اُسکا خیال نکرے ر سے رحمت خدا سے ہر وقت امید وار رہنا و سے اُسی کا خیال کرنا کہ اللہ سب شی مین موجود ہی بموجب آیت کریمہ کہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنے اللہ تعالے سب شے پر احاطہ کیا گیا ہے ت سے تلاوت قرآن یعنی جو کہ شکل اللہ تعالے کی اپنی شکل مین ہی اسکو دیکھنا اور

جمانا منزل چہارم لاہوت مقام لامکان منزل پنجم یاہوت ھ۔ سے ہر وقت اُسی کی یاد مین رہنا اسی الم یعنے رنج و فکر مین بجز فکر رب کے دوسرا زبان پر نہ لانا دوسرے ھ۔ سے ہدایت کرنا نفس کو واسطے حرام کہانے کے یعنی کسی طرح کا غصہ یا تکبری نکرے و۔ سے وہی کام کرے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہےت۔ سے تکرار نفس سے کرے اگر نفس بدی کی نیت کرے تو آپ برخلاف اسکے نیکی کرے اللہ تعالے کلام اللہ مین فرماتا ہے یَا اَیُّھَا النَّاسُ ادْخُلُوا فِی السِّلْمِ کَافَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ یعنے اے بندے میرے ڈرو تم تحقیق کہ شیطان دشمن تمہارا ہے اور اس وجود مین پانچ دریا مین اول دریا دل نہر اُسکی زبان پانی اُسکا میٹھا دوم دریا پھیپہا نہر اُسکی ناک پانی اُسکا کھٹا سوم دریا کلیجہ نہر اُسکی آنکھ پانی اُسکا کھارا چہارم دریا پتہ نہر اُسکی کان پانی اسکا کڑوا اور پنجم دریا آب منی نہر اُسکی اعضاے تناسل پانی اسکا پھیکا اور اس قطرہ کو بعضے عارف آب حیات بھی کہتے ہین اس وجود مین سات طبق زمین اور سات طبق آسمان کے ہین اول طبق آسمان مغز دوم طبق آسمان انکھیان سوم طبق آسمان کان چہارم طبق آسمان حلقوم پنجم طبق آسمان شہرگ ششم طبق آسمان دگدگی ہفتم طبق آسمان دل اب زمینون کا بیان اول طبق تارک دوم طبق زمین پشت سوم طبق زمین شکم چہارم طبق زمین ناف کمر پنجم طبق زمین رانان ششم طبق زمین پنڈلیان ہفتم طبق زمین قدم ای عزیز آگے بیان پردون کا ہی اور از پردونکا بہت باریک ہی سوا مرشد کامل کے یہ بات حاصل ہونا بہت مشکل ہی جیسا کہ فرماتا ہی اللہ تعالے فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے پس سوال کرو تم صاحب ذکر سی اگر ہو تم نہین جاننے والے اور ان پردون کے کھولنے کو بہت سی عاشق سر بار مار کر مر گئے اور بہت سی عاشقان مرشد کامل کی مدد سی منزل مقصود کو پہونچے اور اس عاجز نے جو اُن پردون کی کیفیت کا ہی مرشد کامل کی مدد سے اس منزل کو طے کر کے اور اُسکی کیفیت دیکھکر پیر عارفون کی خدمت

مین عرض کرتا ہوا اور عارفون کو بغیر یاد حق یک لقمہ کہانا حرام ہے فرماتا ہو اللہ تعالے
لا تعترفوا في عبادي یعنے مت خرچ کرو تم اپنے دم کو بغیر یاد حق کے اور اب
اُن پردون ظلماتی کی تفصیل سنو اوّل پردہ تکبر کا یعنے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ قَالَ شَيْطَانُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ کہا شیطان نے کہ پیدائش
میری آگ سے ہے اور پیدائش آدم کی خاک سے ہے پس اس باعث طوق لعنت
اُسکی گردن مین پڑا پس جو شخص کہ تکبری کریگا اسکا وہی حال ہوگا نعوذ باللہ منہا
یعنے پناہ دے اللہ تکبر سے دوسرا پردہ بغض یعنے ظلم کا فرماتا ہے اللہ تعالے
لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ یعنے لعنت ہے اللہ تعالٰی کی ظالم پر اول ظالم
دنیا جو امت رسول پر ارادہ ظلم کا کرے اور دوسرا ظالم دین نفس کا بندہ بنکر اور
تابعدار شیطان کا ہوکر جو شخص کہ کام نیک کرے اُسکو برا کہے اور طعنہ و مذمت کا
اوپر اُسکے دہرے تیسرا ظالم عارف یعنے اپنے کو تو خود نجانے کہ مین کون ہون اور
مستون اور سالکون و عارفون کو کہے کہ یہ ولی کاہے کے ہین جو کہ شراب پیتے ہین
اور یہ سالک کاہے کے ہین جو دن رات خود خراب عورتون کے ساتھ بسر کرتے ہین
مگر نہین جانتے کہ وہ لوگ جو آپ ہوکر رندون کی تابعداری کرتے ہین فقط نفس کو
تنگ کرنے کے واسطے اور نفس پر اپنے نفس کو شرارت پر دیکھکر اور برے کام کرنے
مین مشغول ہوتے ہین تاکہ کوئی شخص دنیا والا انکو خراب کہے اور گالیان دے تو وہ
پھر اپنے نفس کو کہتے ہین کہ دیکھو تیرے کہنے سے مین نے یہ کام کیا اور فضیحت ہوا
اب تیرا کہنا ہرگز نہ کرونگا پس فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مَنْ عَرَفَ
نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ یعنے جسنے پہچانا نفس اور اُسکی خصلت کو پس اُسنے پہچانا اپنے
رب کو اور نفس کے تین حرف ہین ن۔ سے نفع پانا ذکر سے یعنے فرماتا مرشد
کامل کا بجالانا ف۔ سے فنا کرنا اپنے جسم کو ذکر حق مین س۔ سے سلامت
رکھنا اپنے دم کو اسی کی یاد مین یہی پہچان نفس کی ہے اور کسی بزرگ نے پہچان
نفس کی نہین لکھی مگر مین نے نفس کی پہچان اسی سبب سے لکھی کہ سبکو معلوم

معلوم ہوجاوے بیت مکن نفس امارہ را پیروی + کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی + تیسرا پردہ دروغ گوئی جیساکہ فرماتا ہی اللہ تعالے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ یعنے عذاب الیم ہے اُن لوگون کے واسطے جوکہ جھوٹ بولتے ہین لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ یعنے لعنت ہے اللہ تعالے کی جوکہ دروغ بولکر آدمیون کا نقصان کرتے ہین پناہ دے اللہ تعالے چوتھا پردہ حسد کا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنے ظلم اندہرا ہے دن قیامت سے زیادہ پانچواں پردہ غفلت کا فرمایا اللہ تعالی نے فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ یعنے پس ذکر کرو تم میرا ذکر کرون مین تمہارا اور شکر واسطے میرے ہی اور ناشکری مت کرو چھٹا پردہ حدث کا فرماتا ہے اللہ تعالے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ تحقیق کہ نفس تمہارا ترغیب دیتا ہے بدی کی طرف بموجب فرمانے سعدی علیہ الرحمۃ کے بیت یار ناپائدار دوست مدار + دوستی را نشاید این غدار + ساتوان پردہ عدم یاد کا جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ یعنے یاد کرو اپنے رب کی جبکہ فراموش ہوگئے تم اور جس بندہ نے یاد نکیا اور اسکی پیروی مین ہوا پس وہ شخص منکر ہے اور اللہ تعالے نے کلام اللہ مین فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا یعنی جو شخص بیچ دنیا کے اندھا ہی پس وہ بیچ دن قیامت کے بھی اندھا اور گمراہ ہے راہ کا پس جو کہ گمراہ ہوا راہ کا تو وہ شخص اُسکا بندہ بھی نہین ہے اور اسکے حبیب کی اُمت مین بھی نہین ہی کسواسطے کہ روحون نے اللہ تعالے سے اقرار کیا ہے یعنے جسوقت اللہ تعالی نے فرمایا کہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ یعنے کہ مین تمہارا رب ہون اسوقت روحون نے جواب دیا کہ قَالُوْا بَلٰى یعنے بیشک تو ہے رب ہمارا اور انکے قول کرنے پر نفس کو ہمراہ روحون کے کیا واسطے گواہی روحون کے اور اب بہت سے لوگ جاہل فقیر بدخصلت کھانا اور پانی خوب کھاپی کر سوتے ہین اور اُسکی یاد نہین کرتے یعنے جس شخص نے بغیر یاد کے ایک لقمہ لیا وہ حرام ہے اور دنیا کے بتلانے کو نماز روزہ بطور مکر کے کرتے اور

شراب بھی پیتے اور کہتے ہین ہم اپنے یاد اللہ کے نہین پیتے کہ یہ شراب ہمپر حلال ہی پس اُسی
سے سوال کرو اگر تم مین طاقت شراب کے دور کرنے کی ہی تو روا ہی اور اگر طاقت دور کرنے
کی نہو تو حرام سالک ہو یا فقیر بموجب شرع شریف کے لائق سزا ہے بیت خلاف پیغمبر
کسی راہ گزید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید + اور اللہ تعالی فرماتا ہی اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ
بَلْ هُمْ اَضَلُّ یعنے وہ لوگ جیسے چارپاے جانور بلکہ انسے بھی گمراہی مین زیادہ ہین اے
عارف یہ سات پردے نور کے ہین اور اُنکی منزل بھی بعضے بزرگ کہتے ہین تفصیل
پردون کی یہ ہی اول پردہ وضو کا نیت وضو کی یہ ہی اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ
فَاغْسِلُوا یعنے جبکہ ارادہ کرو تم نماز کا وضو کرو اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ یعنے
نماز نہین ہے جسکو وضو نہین ہے اول وضو بعد نماز ہی اور وضو نہین ہے اُسکو جو
شروع مین بسم اللہ نہ کہے نیت یعنے بسم اللہ کہنا یہ ہے کہ مرشد کامل کرنا
اور دونون ہاتھ دھونا کیا ہی کہ مکر کو دور کرنا منھ مین پانی لینا کیا ہی کہ ذکر
جلی زبان سے کرنا اور تین بار ناک مین پانی لینا کیا ہے کہ طمع کی بدبو ناک سے
نکالنا اور منھ کو عرض و طول مین دھونا کیا ہے کہ نشست کبرا پر بیٹھکر صورت
اللہ تعالی کی جو اپنی صورت مین ہی اُسکو جمانا اور تین بار دونون ہاتھون پر
کہنیون تک پانی بہانا کیا ہے کہ فراق یار مین اتنا رونا کہ آنسو دونون ہاتھ
تک بہہ جاوین اور مسح پاو سر یا تمام سر کا کیا ہے کہ اُسکے شوق مین غرق ہو
جانا اور مسح گردن اور ایڑی اور انگلیون کا کیا ہی کہ جو کوئی کچھ بولے بطور
حلال کے بھی دل پر خیال نہ لانا اور دونون پاؤن کو دھونا کیا ہی کہ جو کچھ مرشد کامل
نے امر و نہی فرمایا ہے اُسپر ثابت قدم رہنا اور خلال پانون کے انگلیون کا کیا ہی
کہ بجز راہ سیدھی کے دوسری طرف رخ نہ کرنا دوسرا پردہ غسل کا فرمایا رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا یعنے جبکہ ہو تم حالت
غسل مین پس اپنے کو پاک کرو تم جسم کو پاک کرنا کیا ہے یعنے صاف کرنا دل کو خطرہ

شیطانی سے اور دوسرا حکم شریعت کا یہ ہے کہ جسم کو پاک کرو نجاست سے سوا بکے لوگ بہت فقیرون کے نزدیک بیٹھکر اور انکی زبان غیب بیان سے سنکر خود سالک اور فقیر بنکر بغیر نکاح غیر عورتون سے صحبت بد کرتے ہین اور اپنے جسم کو اسنجے سے خراب کرتے ہین اور پھر پاک بنتے ہین یا کسی عاشق اللہ کی اولاد بنکر یا دیکھکر اُنکے مرید ہوکر اپنے کو ولی نفس کے جانتے ہین اے عارف ایک تو وہ لوگ حرام کرتے ہین اور دوسرے مرشد اپنے کے فرمانے کو بھول جاتے ہین اگر وہ مرشد اُنکے زندہ ہوئے تو ایسے ڈھنگ دیکھکر خارج سلسلہ سے کرتے ہین جبکہ وہ خارج سلسلہ ہوے پس وہ لوگ راندۂ درگاہ الہی ہوے کیونکہ جو فرمانا مرشد پاک کا ہے وہی فرمانا خدا اور رسول کا ہی اور جبکہ حکم خدا اور رسول کا ترک کیا کافر ہوا نعوذ باللہ منہا اور وہ جو کہ غیر عورتون سے حرام کرکے غسل کرتے ہین تو حرام کا غسل کون مسئلہ مین اور کون سی فقیری منزل مین جائز ہے جبکہ ایسے کام وہ لوگ کرکے اور پھر طریقت مین دم بھرتے ہین تو کب منزل مقصود کو پہونچینگے ای عارف کیا اگلے فقیرون یا سالکون نے شادی یعنے نکاح نہین کیے ہین جو یہ لوگ ایسا کرکے اس منزل کو ٹھاتے ہین اور اپنے مرشد کو بدنام کرتے ہین اور ناحق آپ ولی بنتے ہین اور محفلون مین بیٹھکر اللہ ہو کی صدا لگا لیتے ہین پس وہ مکار ہین اور ایسے کام فقط لوگون کے فرمانبردار کرنے کو کرتے ہین اور جو شخص کہ اُن سے رجوع ہوا اُسکو بھی اُسی منزل پر لاتے ہین یقین ہوا کہ وہ شخص بجاے شیطان کے ہین اور بدعتی ہین بموجب حدیث شریف کے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آھْلُ الْبِدَعِ کِلَابُ النَّارِ یعنے بدعت کرنے والے سگان دوزخ کے ہین نظم بزرگون نے فرمایا ہے ؎

ابیات

مولوی گشتی و آگہ نیستی	خود کجا و از کجا و کیستی
از خود آگہ چون نئی اے بے شعور	پس نیاید بر چنین علمت غرور
مباش در پے آزار ہرچہ خواہی کن	کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست

زبان در ذکر دل در فکر خانہ	چہ حاصل زین نماز پنجگانہ
چہ شد گر مصحفم در پیش باشد	چون دل در فکر گاؤ میش باشد
سجدہ برکف توبہ برلب دل پر از ذوق گناہ	معصیت را خندہ می آید ز استغفار ما

اور غرغرہ کرنا کیا ہے کہ غم و غصہ کو پینا اور ناک مین پانی ڈالنا کیا ہے کہ خیال پاک اور صاف رکھنا بجز شبیہ مرشد کے دوسری شبیہ خیال مین نہ بیٹھے اور تین بار پانی سے جسم کو دھونا کیا ہے کہ اسکی قدرت مین کسی چیز کو دیکھکر حیرت نہ کرنا کہ کیسی یہ چیز ہوئی کیونکہ وہ رب جو چاہے سو کر لیگا تیسرا پردہ نماز کا جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ یعنے اے لوگون ایمان لاؤ تم ساتھ صبر اور نماز کے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ یعنے نہین ہوتی ہی نماز جب تک کہ حضور قلب نہو نماز عارفان نیت اُنکی یہ ہے یعنے جسوقت کہ نماز پر کھڑا ہووے الف اللہ کا تصور کرے اور دو جہان سے اُسکو پاک جانے اور اللہ اکبر کیا ہے کہ اُسکو شہرگ سے نزدیک سمجھے جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنے نزدیک ہون مین شہرگ سے تمھاری اور دونون ہاتھ باندھکر شبیہ مرشد پر فکر کرکے تعوذ اور سورہ فاتحہ اور سورہ ختم کرنا کیا ہے یعنے جسطرحکا ارشاد ہووہ ذکر کرنا رکوع مین جانا کیا ہے یعنے شکل محمد بن جانا اور قیام مین جانا کیا ہی یعنے شبیہ اللہ ہونا اور سجدہ مین جانا کیا ہے یعنے جمال مرشد کا دیکھنا اور قاعدے مین بیٹھنا کیا ہے یعنے شکل احمد بنجانا سلام پھیرنا کیا ہے یعنے دین اور دنیا سے پاک ہونا جیساکہ عارفون نے کہا ہے بیت نماز زاہدان سجدہ سجود است + نماز عاشقان ترک وجود است اے عارف جو شخص اسطرح کی نماز پڑھے اُنکے حق مین اللہ تعالے فرماتا ہی لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنے نہین ہے خوف اُنکو نہ غم اُنپر

	ابیات	

گر تجلی خاص خواہی صورت السابقین — ذات حق را آشکارا اندرو چندان ببین

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی — کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

اے قوم بحج رفتہ کجا ئید کجا ئید — معشوق ہمین ست بیا ئید بیا ئید

آنا کہ طلبگار خدا ئید خدا ئید — حاجت بخدا نیست شما ئید شما ئید

این مدرسہ نیست جائے آواز — از سینہ بہ سینہ می رسد راز

خواہی چو خلیل کعبہ بنیاد کنے — آنرا بہ نماز و روزہ آباد کنے

روزے دو ہزار بندہ آزاد کنی — بہ آں بود کہ خاطر را شاد کنی

دردمندان گنہ را روز و شب — شربت دیدار را بہتر ز استغفار نیست

ہرچہ داری صرف کن در راہ او — لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما

تا بہ جاروب لا نروبی راہ — نرسی در مقام الا اللہ

خود بخود می بید دخو میکند با ہم کلام عارفان انیست دیگر خیر یفید الشی و السلام چوتھا
پردہ روزہ کا فرمایا اللہ تعالے نے صوموا لرؤیتہٖ وافطروا لرؤیتہٖ یعنے روزہ رکھو
تم چاند دیکھکر اور افطار کرو تم چاند دیکھکر خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جب مرشد پاک سے بیعت کرے
تو چار روزے رکھے روزہ اول شریعت کا یعنے روزہ آنکھ کا روزہ دوم طریقت
یعنے روزہ کان کا روزہ سوم حقیقت یعنے روزہ زبان کا روزہ چہارم معرفت
یعنے روزہ اعضاے تناسل کا اللہ تعالی فرماتا ہے تصوموا یعنی روزہ رکھو تم
اور یہ نہین فرمایا کہ روزے رمضان کے رکھوائے عارف پہلے یہ چار روزے
کا جو ذکر ہوا اسکو کرے بعد از روزے رمضان کے رکھنے کا ارادہ کرے اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے خدا الصوم لی وانا اجزی بہ یعنے روزہ
واسطے میرے ہے اور مین دیتا ہون اجر بیشمار روزہ دار کو یعنے اسکو دیدار سے
پس جس روزہ دار نے یہ چارون روزے رکھ لیے اسکو دیدار حق ہوا اور جسنے
یہ چارون روزے نہین رکھے دیدار حق کو ترک کیا جب دیدار حق کو ترک کیا پس
وہ شخص کافر ہوا اور فرماتا ہے حق تعالی قد خسر الذین کذبوا بلقاء اللہ وما کانوا مھتدین

بیشک کہ زیان کار ہوئے جنھوں نے کہ جھٹلایا دیدار اللہ تعالی کا اور نہین تھے ہدایت
پانیوالے اے عارف جس عارف نے یہ روزہ ترک کیا وہ عارف نہین کاذب ہے
کہ نیا کے تبلانے کو عارف بنا اللہ تعالے فرماتا ہی لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ؕ
یعنے کہ لعنت ہے اللہ تعالی کی جھوٹون پر جب اللہ تعالے نے اُسکو لعنتی کہا پس
وہ شخص شیطان ہے پس اُسکے تمام کار بطور شیطان کے ہونگے اور سعدی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہین بیت کسی را کہ شیطان بود پیشوا + کجا باز گردد براہ خدا
پانچوان پردہ قناعت کا اللہ تعالے فرماتا ہے القناعۃ مالا نفیل
قناعت وہ ہی کہ فنا نہین ہوتی ہی پردہ چھٹا راستی کا فرماتا ہی اللہ تعالی الصِّدْقُ
يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ؕ یعنی راستی راہ نیکی کی دکھاتی ہی اور
راہ سیدھی طرف جنت کے بموجب قول سعدی علیہ الرحمۃ کے بیت راستی
موجب رضاے خدا است + کس ندیدم کہ گم شد از راہ راست + ساتوان
پردہ صبر کا فرماتا ہے اللہ تعالی اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِيْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ
یعنی صبر ایمان کا گھر ہی جسکو صبر نہین اُسکو ایمان نہین اور فرمایا رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ صبر کنجی خوشی کی ہی یعنے کھولنے والی مقصد کی
بقول سعدی علیہ الرحمۃ بیت صبوری بر آرد مراد دلت + کہ از خاطران حل شود
مشکلت + اور عارف کو چاہیے کہ جسطرح سے یعنے ترکیب وضو اور غسل کی بیان
کی ہی اُسطرح سے نماز ادا کرے اور بعد مرشد کے تصدق ہوتا رہے یہی حج ہے
فرمایا اللہ تعالے نے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
یعنے پڑھو تم نماز اور دیو تم زکوٰۃ اور جہاد کرو تم کافرون پر واسطے اللہ تعالے کے
نماز کیا ہے وہی نماز جو ذکر ہوا اور زکوٰۃ کیا ہے یعنے جناب سرور کائنات پر درود
بھیجنا اور جہاد کیا ہے کہ نفس کافر پر جہاد کرنا یعنی اُسکو مارنا یہی جہاد فی سبیل اللہ

فصل دوسری شامل اوپر احوال ترکھوئی و متفرقات اور تمامی کتاب کے

ترکھوئی کا حال یہ ہے کہ طمع سے پرہیز کرنا طمع کے تین حرف ہین ط سے طمع دنیا چھوڑنا م سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین پیدا کرنا ع سے عبادت باطنی کرنا اور ترکھوئی خاص یہ ہی نور اور دل اور روح اُسکو بھی ترکھوئی کہتے ہین اور عاشق اللہ اور عاشق رسول ہونا بہت مشکل ہے جو شخص کہ انکا عاشق ہوا تو پھر اُسے دنیا سے کیا کام اور بہت سالک ہوکر عورتون سے محبت کرکے عشق مجازی کا نام دھرتے ہین وہ جھوٹے ہین اے عارف عاشق مجازی اُسکو کہتے ہین کہ اپنے مزاج کو نفس کے حکم مین نہ ہوے اور اپنے نفس پر خود حاکم رہے اُسکو عشق بولتے ہین اور اب ہم اُنکے کہنے سے عورتون کے عشق کو مجازی سمجھین تو بھلا عاشق کو چاہیے کہ جان و مال معشوق پر فدا کرے اور یہ کیسے عاشق ہین کہ جان و مال اپنا بچا کر فدا کرنے کی جاے پرائے جوتی بیزار کرتے ہین اور جو کچھ کہ نفس کہتا ہے وہی کرتے ہین بھلا اب تم فرماؤ کہ یہ کیسی عاشقی ہے اور عاشق کو تو اپنی عاشقی سے کام اسکے فعلون سے کیا غرض پس یہ لوگ اپنے عشق مین فاسق ہین اور جو کہ عاشق ہوے ہین اُنکا یہ حال ہوتا ہی خواہ مجازی ہو خواہ حقیقی ہو بموجب فرمودۂ جناب سعدی علیہ الرحمۃ

بیت	عاشقان کشتگان معشوق اند		بر نیاید ز کشتگان آواز

بیان پیری اور مریدی کا تین طرح پر ہے

اکثر لوگ بیعت کا شوق کرکے تلاش کرتے ہین مگر پیر کامل نہین دیکھتے اور اکثر لوگ ایسے مرید ہوتے ہین یعنی کوئی پیر امیر اگر ملیگا تو ہم اُسکے مرید ہونگے کیونکہ پیر صاحب تو امیر ہین اپنا مرید جان کر ہمکو بہت عزت و آبرو سے رکھینگے اسواسطے مرید ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارے پیر ایسے ویسے ہین کیا اور بعضے لوگ دیکھتے ہین کہ اس پیر کے پاس دولت بہت ہے اور بلکہ مرشد خوش ہوکر کیمیا بھی بتلا دینگے یا بعد حضرت مرینگے تو یہ تمام مال ہمکو ملیگا بیعت لیکر کھا دین مال پیر کھلاوینگے کال کو مرجاوین پیر گر تو وہ پاوینگے مال کو ، اور ویسا ہی پیرون کا حال بھی ہے پوچھو کہ کیا شیطانی

دام پھیلائے ہین کہ کچھ بیان نہین کیا جاتا فقط ان ابیات پر ختم ہے

ابیات

پیری و مرشدی کا زمانہ مین نام ہی
لقمہ حلال و حرام انہین حکم عام ہے

بھاوے مرید دوزخ و بہشت مین کہین
مرشد کو مگر حلوے و مانڈے سے کام ہے

لیوین نذر سفید اور سجدہ بھی کرا دین
نزدیک انکے رشوت یہ شیطانی دام ہے

لیوین نذر کھانا کھلا کھاوین حقہ بھی خوب
اور نصیب ہین مرید کے یک جھوٹا جام ہے

شجرہ لکھائے روپیہ ہونا ضرور ہے
شجرہ نہ ہو مرید وہ بے نام و کام ہے

یک نامی بھی ہونا ہے شجرے کو ڈھانکنے
نہ دامنی ہو وہ مرید بیجا و خام ہے

نہ حکم دین نماز نہ روزہ زکوٰۃ کا
نزدیک انکے یہ تو نا جائز حرام ہے

دو چار روپیہ لے کر دین مرید بس
ہوین کہ لیجین بخشا ہم روز قیام ہے

مسئلہ کہا ہوا ہے زبانی بزرگوان کا
کیا ماشاء اللہ مرحبا خاصہ کلام ہے

پانی پیو تم جہاں کے مرشد گرد بھی جانا
مرشد کہے تو کیا مگر شیطانی دام ہے

ایسا کہین نہ حکم خدا اور رسول کا
لاکن انھین سے آپ انہین کچھ علم ہے

ایسی مریدی مرشدی کرنے یہ ہی حیا
بل ایسے مرشدون کی بھی [illegible] حرام ہے

نہ ہو ریاض عبادت و جنت کو جائین یون
نانا کا گھر ہے اپنا و خالہ کا دھام ہے

بل ایسا نہین ایسا ہی دوزخ کو جائین [illegible]
کیونکہ ازل سے اسمین لکھا انکا نام ہے

پکوا کے کھانے کھاوین پیٹ [illegible]
کچی ڈکار رات بھر [illegible] مدام ہے

وہ یہ ہی مثل مشہور کہ بر حلوائی کی دوکان
بابا کی فاتحہ نیت دادا کے نام ہے

پس ایسے ایسے خیال کرے جو کوئی مرید کرے یا مرید ہووے انکو کبھی راہ حق حاصل نہو گی کیونکہ یہ مکار ہین اور مکارون پر حق تعالےٰ کی پھٹکار ہے اور جو شخص فی سبیل اللہ مرید کریگا یا ہویگا وہ منزل مقصود کو پہونچیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ یعنے جو کہ ہاتھ مرشد کا ہے وہی ہاتھ میرا ہے پس جب ہاتھ اللہ کا [illegible]

پھر غیر راہ چلنا خوب نہیں بلکہ روبرو حق کے منہ سیاہ کرنا ہے بیت ترسم نرسی بطرف
کعبہ اے اعرابی * کین راہ کہ تو میروی بترکستانست۔

در بیان اول و دوم و سوم بیعت کے

بیعت اول۔ توبہ یعنے گناہوں سے پرہیز کرنا بیعت دوسری۔ ایسا ارادہ کرے کہ نام میرا شمار میں صالحین کے ہووے اور جنت ملے بیعت سوم ارادہ مضبوط کرے کہ مجکو دیدار خدا کا اور داخلہ عاشقوں میں اور مجلس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہو پس جو شخص ان ارادے سے مرید ہوگا وہ مراد واصل ہوگی انشاء اللہ تعالے جو مراد کہ جسکے دل میں ہوگی اللہ تعالے وہ مراد بطفیل رسول صلی اللہ علیہ وسلم و بطفیل خاتون جنت و بطفیل بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہما و بطفیل چہار یار و بطفیل حسن و حسین و بطفیل جناب غوث پاک و بطفیل کل انبیا علیہ السلام و بطفیل اولیاء امت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے نصیب کریگا

بیان ذکروں کا

تفصیل ذکروں کی سنو کہ وہ پانچ زبان سے پانچ ذکر ہیں یہ جب کہ اپنے رہبر کامل سے بیعت کرے اسکی تلاش کرکے روز و شب ان ذکروں کو کیا کرنا ذکر اول ذکر جلی گوشت کی زبان سے ذکر دوم ذکر قلبی قلب کی زبان سے ذکر سوم ذکر روحی روح کی زبان سے ذکر چہارم ذکر سری نور کی زبان سے ذکر پنجم ذکر خفی ذات کی زبان سے اور اب کیفیت زبانوں کی سنو گوشت کی زبان نظر آتا سو گوشت قلب کی زبان خیال ہے اور روح کی زبان خوشی ہے اور نور کی زبان اپنے کو ذکر سے گم کرنا اور ذات کی زبان وصال یار کا پانا یعنی اس ذکر میں اتنی لذت ہوتی ہے کہ اگر کوئی دوسرے کو بھی پکارے وہ شخص یہ جانتا ہے کہ مجکو ہی بلایا۔ تحریر بموجب بیت
بن بلائے آپ آیا لطف کر تو اے لطیف * ہر گھڑی آواز دیتا رہ ہمیں گھر ملیل اندہ دیگر

جسم اندر نور نیکر صلب اندر گو شد ار ✤ نفس اندر ذات بشد این تواعد ہوشیار بموجب حدیث شریف کے لاالہ یعنے جسنے حق کو دیکھا انھون نے خلق کو نہین دیکھا بیت عامون نے چشم کھولکر پوست دیکھے ✤ خاصون نے چشم بند کر دوست دیکھے ✤ اور اس زمانے کے عاشق خلق کو دیکھتے ہین حق کو نہین جانتے ہین اور دم عاشقی کا مارتے ہین اگر کوئی پوچھے اللہ تعالے کیا ہی اور کیسا اور صورت یعنے تصویر مرشد کیونکر بنتی ہے اور ذکر کون سی زبان سے کرتے ہو اور نشست کون سی بیٹھتے ہو سو یہ انکو نہین معلوم بلکہ اُنسے کہو کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ یعنی تم جدھر متوجہ ہو ادھر ذات اللہ تعالے کی ہے اور فرماتا ہے اللہ تعالے وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ یعنے وہ تمھارے ساتھ ہے جس جگہ کہ تم ہو اور اگر انسے پوچھو کہ تم اللہ تعالے کے عاشق ہو کر کھاتے پیتے اور جیتے ہین کیونکر آتی ہے کیونکہ یہ راستہ عشق حقیقی کا تو کیا بلکہ عشق مجازی کا بھی نہین کیونکہ اگر کوئی شخص کسی عورت پر عاشق ہوا اور وہ عورت اگر دن بھر یا رات کو نہ آوے تو کھانا اور پانی اور نیند اسپر حرام ہوتی ہے اور تم عاشق اللہ تعالے کے ہو کر بغیر از وصال اسکے کھانا اور پینا اور نیند کو کیسا جانتے ہو اور سوتے ہو اور آرام کرتے ہو یہ کیسی عاشقی ہے اللہ تعالے خود فرماتا ہے وَفِیْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ یعنے میون ہین بیچ نفسون تمھارے کے اور نہین ہے بصارت تمکو اے عاشقو جو تمنے اللہ تعالے کو نہین دیکھا پھر کیونکر اسپر عاشق ہوئے اور جبکہ تم اسکی قدرت اور طاقت پر قرار نہین پکڑتے اور بلکہ نفس لعین کے کہنے پر اور اسکی قوت و قدرت زیادہ جانکر اسکے تابعدار بنتے اور خوب کھا پیکر بدن کے موافق سو رہے تو معلوم ہوا کہ اب تم پورے نفس کے عاشق ہوا اور اپنی خودی کے گرفتار اور جو کہ عاشق صادق ہین تو وہ ایسے ہین بیت نہ عاشق دنیا نہ صبح شام کے ✤ عاشق بنے تو مگر اسکے نام کے ✤ جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالے

کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ یعنے تمام شی رجوع ہوتی ہے طرف اصل اپنی کے اور تمام کاملان اور واصلان حق اور سالکان طریقت اور عاشق حقیقت کو لازم ہی کہ پیروی اپنے مرشد کامل کی کرکے اسرار حقیقی راز سے واقف ہو اور اس عاجز کو بدعائے خیر یاد کیا کرین اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ یعنی سپرد کیا مین نے اپنے کام بیشک دیکھتا ہے اللہ تعالی ساتھ حال بندون کے اور فرماتا ہی اللہ تعالی کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

یہ نقشہ اور نسخہ جو مناسب اور مفید حال اول کے مدنظر ہے الکھا گیا انشاء اللہ تین دیکھ لین

هٰذا نسخهٔ مفیدہ

یک طبیب ہند جو یہان آزمودہ کار ہے درد دکھ امراض بدلی جانتا آزار ہے	تھا سو وہ خوش بولتا او کوچہ و بازار ہے معالجہ ہر رنگ کا مجھ پاس سب تیار ہے
	از مایوسے دوا کھا کر جو کوئی بیمار ہے
یون ہی وہ جنگل اجڑا اور اپنی طب کو کھول جسکو ہو درکار لینا کرکے اُس سے مول تول	سناتا ہے جڑی بوٹی ہی کا نام بول الغرض بھر تماشا خلق نے باندھی تھی غول
	آکے اتنے مین کوئی ایک مرد بنک وار ہے
اُس سے پوچھا اے طبیب حاذق حکمت پناہ وہ کہا میٹھی ہے ٹھنڈی ہی عجب اسمین مزا	حق کے پانے کی دوا حاضر ہے کچھ تو جانتا کھاؤگے تم یہ کہا ہان دیو تو مین کھاؤنگا
	جب لگا کرنے لگے تین وہ نسخہ کو اظہار ہے
شوق کے لے تخم پھلی اور لے حیرت کا جھاڑ صدق کی لے چھال جسمین شرک ہووے تو اُتار	ہستی کل مستی کی اپنے تخل کو جڑ سے اُکھاڑ مٹھ جاتنگے مکان مین کھول سینے کے کواڑ
	لے عز اصبر و توکل آسکے اللہ یار ہے
من عزت کا ترکھ تاسنگین بہتری عزیز	روح کا دل نفس باہم یہ تو گن کے تین جیز

فقط عرفت کا تر کہلاتا غیر تین سے خوب تیز
نور سرا اور ذات یہ تیز دوان ہوسے کرے تمیز
ایسے توحیز وان کو کے آمیز کریک پھار ہے

بعد ازان تالاش کر کے نا بشر کی خود کھرل
تو تبو کی ڈال باندی مین یہ سب اجزا کو مل
باد کی پھینی مین کر باریک اسمین جمع سب عمل
لکڑیان نیچے طبیعت کے جلا کر بے خلل
دم نشی دم کی لگادے عشق کی انگار ہے

یک بیک چمچہ محبت سے ہلا کر بے گمان
بے معلا وقت کو بجھا نکر پیے بے جوان
عقل کے کیڑے سے نسلیما کے کاسہ مین چھان
کرتا ہے یہ سات دن مین آویگا سب امتحان
اب تجھے یہ بہتر کی یک بات سے درکار ہے

مین پینے کو بجھانے سے تو دائم عزیز
نسخہ یہ بیساختہ عرفان مین سے کیا اتیا
کیونکہ یہ بادا پیالہ جانیر لاوے گداز
کہہ گئے ہین یہ مداوا حاذقان اہل نیاز
صحت کامل ہے اسمین جو صلت دیدار ہے

صوفیا گر درد دین ہو یاد حق کی کھا دوا
طمع خواہش ما و من کی چھوڑ سب حق ہوا
خیر اعظم کیمیا تاثیر اسکی ماسوا
جب شفاخانہ مین شافی کے شفا تو پائیگا
کہہ چکے ہان کر نکر پھر آگے تو مختار ہے

الحمد اللہ کہ یہ رسالہ مستطاب بنام تحفۃ العلاۃ لذت حیات من تصنیفات خاک پاے عارفین شیخ کریم الدین خلف واقف اسرار برگزیدہ درگاہ مطلق قطب العاشقین جناب شیخ ولی الدین قادری باشندہ ہردا پوری نے بمدد مرشد کامل تصنیف کیا فقط

نقشہ فال ہذا

راہ	وحدت (یگانگی)	معرفت (جاننا)	حقیقت (اصل)	طریقت (صفائی باطن کی)	شریعت (راستہ خدا کا بنایا ہوا)
منزل	ہاہوت	لاہوت	جبروت	ملکوت	ناسوت
وجود	شاہد الوجود	عارف الوجود	ممتنع الوجود	ممکن الوجود	لازم الوجود
موکل	حاجبائیل	اسرافیل	عزرائیل	میکائیل	عزازیل
نفس	نفس رحمانی	نفس مطمئنہ	نفس ملہمہ	نفس لوامہ	نفس امارہ
روح	روح قدسی	روح ملکی	روح انسانی	روح نباتی	روح حیوانی
احوال	انوار	اسرار	احوال	افعال	اقوال
دل	قلب منور	قلب شہید	قلب سلیم	قلب منیب	قلب مضغہ
محل	دار الوحدت	لامکان	مکان الہدایت	محل الصفا	محل ہوا
مراتب	نور	سر	روح	دل	نفس
ذکر	ذکر خفی	ذکر سری	ذکر روحی	ذکر قلبی	ذکر جلی
انسان	مغایبہ	مکاشفہ	معاینہ	مشاہدہ	مراقبہ
جنس	دوم علوی	لاہوتی	دوم ناطقہ	دوم ناجیہ	دوم حیوانہ

بـــــــــیـــــــسمّـــــــج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد یہ رسالہ اربع عناصر الوجود حضرت آدم علیہ السلام وتجز حضرت محمدی روح الانسان بنیاد بہ راز دنیا زحق سبحانہ تعالیٰ کے کہتا ہے مانند یہ کہ بیچ وجود حضرت آدم علیہ السلام کے رہتا ہون مین بیان شریعت اول تن خاک واجب الوجود منزل ناسوت عبادت ذکر جلی پیر جبرئیل علیہ السلام گھر دل مقام حضرت مولا علی دروازہ منھ دوم عناصر تن طریقت بعد ممکن الوجود منزل ملکوت عبادت ذکر قلبی پیر عزرائیل علیہ السلام گھر پسلیان مقام حضرت امام حسنؓ دروازہ ناف سوم عناصر تن حقیقت آتش ممتنع الوجود منزل جبروت عبادت ذکر روحی پیر عزرائیل علیہ السلام مقام حضرت خاتون جنت گھر تیا دروازہ کان چہارم عناصر تن معرفت آب عارف الوجود منزل لاہوت عبادت ذکر سری پیر میکائیل علیہ السلام مقام حضرت امام حسینؓ گھر کلیجہ دروازہ انکھیان پنجم عناصر تن ضعیف خالی واحد الوجود منزل یاہوت وجود مخفی عبادت ذکر خفی پیر جبرئیل علیہ السلام مقام جناب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم گھر شاہ رگ دروازہ ناف سوال اگر تجھسے کوئی پوچھے کہ تن مین تیرے من عرف کا مقام کوسا ہے جواب بول کہ اول مغز دوم سینہ سوم ناف چہارم کمر سوال اگر تجھسے کوئی پوچھے کہ تن مین تیرے یہ چار مقام کس عرم سے رہتے ہین جواب بول کہ اول مغز مین خدا ہوکر رہتا ہے دوم سینہ مین محمد ہوکر رہتا ہے سوم ناف مین چہارم کمر مین ہوکر رہتا ہے سوال یہ چارون کا مقام کیا ہے جواب بول یک اللہ ہزار نام محمد پیر پیغمبر انبیا اولیا غوث قطب یعنے من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ سوال کہ من عرف کا مقام کہان کہان ہے جواب کمر مین جاکر من عرف ہوتا ہے ناف مین جاکر فقد عرف ہوتا ہے سینہ مین جاکر عزب ہوتا ہے مغز مین جاکر رب ہوتا ہے سوال تن مین تیرے شریعت طریقت

حقیقت معرفت کیا ہے جواب اول شریعت پوست ہے دوم طریقت گوشت ہے سوم حقیقت ہڈی ہے چہارم معرفت گد ہے سوال باطن شریعت کون ہے جواب باطن شریعت استخوان باطن طریقت آب باطن حقیقت پسینہ باطن معرفت لہو سوال تن میں تیرے چار پیر چودہ خوانوادے کہاں ہیں جواب اول پیر روح دوم پیر نفس سوم پیر ... چہارم پیر کلیجہ۔ اول اول خانوادہ مغز دوم انکھیان سوم کان چہارم ناک پنجم منھ ششم حلقوم ہفتم دونوں انکھیں ہشتم کمر نہم دلدگی دہم ناف یازدہم پنڈلیاں دوازدہم رانین سیزدہم پنڈلیاں چہاردہم قدم سوال روح کہاں ہے جواب سارے جسم میں ہے سوال عقل کہاں ہے جواب عقل تیرے من میں ہے سوال فہم کہاں ہے جواب فہم کلیجہ میں سوال تن میں تیرے سات طبق آسمان وسات طبق زمین وعرش وکرسی لوح وقلم کہاں ہیں جواب اول طبق آسمان مغز دوم طبق آسمان انکھیان سوم طبق آسمان کان چہارم طبق آسمان حلقوم پنجم طبق آسمان شہرگ ششم طبق آسمان دگدگی ہفتم طبق آسمان دل اول طبق زمین تارک دوم طبق زمین پشت سوم طبق زمین شکم چہارم طبق زمین ناف پنجم طبق زمین ران ششم طبق زمین پنڈلیاں ہفتم طبق زمین قدم۔ دم۔ عقل۔ عرش۔ کرسی۔ لوح۔ قلم۔ سوال چلتے وقت روح۔ دم۔ فہم۔ عقل کس جگہ رہتے ہیں جواب دم قدم میں اور روح ناف میں اور عقل دل میں فہم مغز میں قائم ہوتے ہیں سوال من عرف کہتے سو کیا ہے جواب دم کا گھوڑا روح کی زین عقل کی قمچی۔ فہم کا سوار ہے سوال من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ کسے کہتے ہیں جواب من عرف نفسہٗ عقل کو کہتے ہیں فقد عرف ربہٗ روح کو کہتے ہیں اور فہم رب کو کہتے ہیں سوال تن میں تیرے کتنے قبلہ ہیں جواب چار قبلہ ہیں اول قبلہ شریعت دوم قبلہ طریقت سوم قبلہ حقیقت چہارم قبلہ معرفت ہے سوال ان قبلوں کی وجہ کیا ہے جواب قبلہ اول شریعت جنوب قبلہ دوم طریقت شمال قبلہ سوم

حقیقت مشرق قبلہ چہارم معرفت مغرب سوال تن مین تیرے اندھیالا و اُجالا بموجب آیت قرآن مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ سوال چار کتابین تن مین کہان ہین جواب اول کتاب مقام ناسوت دوم کتاب مقام ملکوت سوم کتاب مقام جبروت چہارم کتاب مقام لاہوت سوال یہ چارون مقام کیا ہین جواب ناسوت جسم کو کہتے ہین ملکوت پسلی کو کہتے ہین۔ جبروت پتے کو کہتے ہین۔ لاہوت کلیجے کو کہتے ہین۔ سوال یہ چار کتابین کسے ملین۔ کتاب اول ناسوت جبرئیل علیہ السلام کتاب دوم ملکوت اسرافیل علیہ السلام کتاب سوم جبروت عزرائیل علیہ السلام کتاب چہارم لاہوت میکائیل علیہ السلام سوال تن سات دریا کہان ہے جواب اول دریا مغز دوم دریا شہرگ سوم دریا کلیجہ چہارم دریا دم مین ہے پنجم دریا پتے کے پاس ششم دریا پھنسلی کے پاس ہفتم دریا دل مین علم کی ناف مین بنی آدم کے سوال تن مین چار یار کون ہے جواب اول یار روح دوم یار دم سوم یار عقل چہارم یار فہم سوال اُنکے فرشتے کون ہین جواب یہ کہ فرشتہ اول سہرورد قائم جبرئیل علیہ السلام متعلقہ دوم فرشتہ چشتیہ اسرافیل علیہ السلام سوم فرشتہ عزرائیل علیہ السلام چہارم فرشتہ میکائیل علیہ السلام سوال تن مین تیرے عرش کہان اور اُسمین ندیان کہان اور نام اُنکا کیا جواب دو باطن ہین۔ دو ظاہر ہین۔ باطن کے دو شہرگ ظاہر کے دو فرہاد سوال تن مین تیرے نیکی کیا چیز اور بدی کیا چیز اور ایمان کیا چیز اور تکبری کیا چیز جواب نیکی ایمان کی مان اور بدی تکبری کی مان اور ایمان شمش ہے اور تکبری قمر ایمان اُجالا اور تکبری اندھیالا سوال ایمان کسکے ہاتھ مین جواب تن مین تیرے۔ موت حیات خدا۔ ابلیس۔ یہ چارون کہان رہتے ہین جواب موت مغز مین حیات جگر مین خدا موت مین ابلیس حیات مین سوال تن مین تیرے دو اُنگلی کی لمبائی کہتے سو کہان جواب زبان سوال زبان کیا بولتی ہے اور اوپر کالب کیا بولتا ہے اور نیچے کالب کیا کہتا اور تمام دانتان کیا کہتے ہین جواب اوپر کالب لَا اِلٰہَ اور نیچے کالب اِلَّا اللّٰہُ اور زبان محمد اور تمام دانت رسول اللہ بولتے ہین سوال

تن مین تیرے بارہ ہاتھ کا ہاڑ کہان ہی جواب مغز کو ناپتے ہین سوا ہاتھ کا اور سلف
پونے گیارہ ہاتھ سوال یہ بھید جاننے والا اور نہ جاننے والا ہوا سکو کیا کہتے ہین
جواب جو کہ جانتا ہی وہ انسان ہے اور جو کہ نہین جانتا حیوان مطلق ہی سوال من
کا دروازہ کون سا ہے جواب دونون انکھیان مگر لازم ہے کہ دونون آنکھون سے
جو کہ نور منظور روشن ہے سوال سے کیا دیکھنا جواب اگر معلوم ہووے تو دیکھنا
یہ رسالہ جناب حضرت عثمان علیہ الرحمۃ کا ہی فقط

تمت

این رسالہ دیگر در بیان رمزان محل کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در بیان مقامون کے نو مقام سو یہ ہین

مقام اول ناسوت - مقام دوم ملکوت - مقام سوم جبروت - مقام چہارم لاہوت
مقام پنجم ہاہوت - مقام ششم ہاہوت عشق - مقام ہفتم سیاہوت وصل
مقام ہشتم محمود - مقام نوان نصیر اناک پانچ وجود اول وجود واجب الوجود
دوسرا وجود ممکن الوجود - تیسرا وجود ممتنع الوجود - چوتھا وجود عارف الوجود - پانچوان
وجود واحد الوجود - مقامات ناسوت مقام فعل کا - ملکوت مقام وجود کا - جبروت
مقام دل کا - لاہوت مقام نظر کا - ہاہوت مقام ذات کا - واجب الوجود
دیکھتا سو - ممکن الوجود تیرتا سو - ممتنع الوجود دیکھتا سو عارف الوجود بوجھتا سو - واحد
الوجود رہتا سو - ناسوت مقام حیوان کا - ملکوت مقام فرشتون کا - جبروت
مقام پیغمبرون کا - لاہوت مقام عاشقون کا - ہاہوت مقام محبوب کا -
معشوق در ہاہوت - عاشق در ہاہوت عارف در جبروت زاہد در ملکوت - عالم در
ہاہوت یعنے ذات کا - وجود معشوق نظر کا - وجود عاشق دل کا - وجود پیغمبران کا -

فعل کا وجود فرشتون کا۔ حیوانون کا وجود ناسوت کا۔ کن معنی خودی ملکوت کی کن
پاکی اور پاکیزگی کن جبروت کی اول یاد اللہ لاہوت کی۔ کن دیک یاہوت کی کن
خوشی اور خفی۔ ذات کا فعل۔ نور کا فعل روح کا۔ جیو کا فعل دم ہلنا۔ دم کا فعل چلنا
ذات کا پردہ ذات کو ہے صفات کا پردہ جسم کو۔ اسم اسم پردہ فعل کا تمہارے وجود کا
ہیچ اُسکا تمہارے نفس کا پردہ ابلیس کا۔ تمہارے دل کا پردہ محمد کا۔ تمہارے جیو کا
پردہ اللہ کا ہی جبرئیل یار دوازدہ زبان میکائیل قطرہ دروازہ آنکھ عزرائیل سر
دروازہ کان اسرافیل وسواس دروازہ ناک۔ بندگی شریعت کی دم سے۔ طریقت
عقل سے۔ بندگی حقیقت دل سے۔ بندگی معرفت روح سے۔ نماز واسطے اُسے کہتے ہین
بندگی وحدت کی ذات سے تعلق ہے اس تن مین بادشاہ ہین سو اول بادشاہ روح
علوی وزیر اُسکا سفلی دوم بادشاہ دل وزیر اُسکا زبان سوم بادشاہ نفس وزیر اُسکا
شیطان منگتا سو۔ نفس پوچھتا سو دل دیکھتا سو۔ روح کرتا سو۔ سر سوتا سو نفس
جاگتا سو۔ ذات بوجھ بیان کلمہ لَا اِلٰہَ سو جمع ہوا اِلَّا اللّٰہُ سو جی پکڑا محمد رسول اللہ
سو روشن ہوا درخت زیتون روح کے معنی درخت تو بہ نور کے معنی درخت دیکھ شجرہ
شجرۃ الا تھا گنج مخفی۔ بیت المعمور آنکھ۔ بیت المقدس نظر۔ روح علوی میثاق یعنے
آواز۔ روح سفلی محشر یعنے دیکھنا دم قبلہ پھیرتا۔ دم مکہ ہون بولتا ہی۔ اترتا مدینہ حق
پڑتا ہی۔ پیالہ دودھ محبت باقی رہا سو۔ وسواس جاہلی شراب۔ عشق قطرہ آہ آب
شہد غفلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا ھُوَ اللّٰہُ کلمہ خود تعالےٰ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ

تمت

سنگار	بسم اللہ الرحمن الرحیم	نامہ

یون فرماتے ہین عارفان کاملان یعنی جا تو تفسیر توحید کے باب مین یون کہتے ہین تو باپ اور
سات مان کی تفصیل اور چار فرزندان انمین تین تھے ایک کو کپڑے نہین مگر اُسکے آستین
پھٹے تھے اور وہ چارون ملکر بازار کو گئے وہ بازار جو مین جھون کا تھا سو اُس بازار
مین چار کمان تھے تین ٹوٹے اور ایک کا چلہ وگوشہ نہین جسکی آستین مین پھٹے تھے

چلہ وگوشہ نہ تھا سو کمان لیے وہان چار تیر تھے تین ٹوٹے ایک کا میان اور سفارہ نہ تھا سو یہ تیر لیکر جاتے تھے وہان چار ہرن تھے سو تین تو ایک کی جان نہین سو اسپر ان کو میان و سفارہ نہ تھا سو تیر اور چلہ وگوشہ نہ تھا سو کمان مین تیر کو جوڑ کر اُس ہرن کو مار گرایے بعد ازان اُسکو باندھنے کے واسطے رسی دیکھی تو وہان چار رسیان تھین تین ٹوٹی اور ایک کوانی اور میانہ نہ تھا سو ی رسی باندھکر واسطے نکالنے کے لے چلے وہان چار گھر تھے تین ٹوٹے اور ایک آبادنہ تھا سو ی گھر مین لیگئے وہان ایک محراب تھی اُس محراب مین ایک ہانڈی تھی اُسکو نکالنے کے واسطے ہاتھ اور بڑھائے سو ہاتھ بڑھا نہین بعد ایک پتھر رکھکر ہاتھ بڑھایا تب بھی نہین بڑھا بعد ازان پانچ گز زمین کھودی اور اُسمین اُترکر وہ ہانڈی نکالی اور اُس ہانڈی مین ہرن کو پکائے اور چارون ملکر کھانا کھاتے تھے اتنے مین اور ایک جنا آکر بلا اور بولا کہ میرا بھی حصہ دیو تب اسنے ایک ہڈی دی اور وہ ہڈی اُسکے ہاتھ مین پڑی سو ہڈی سے خربوزے کا بیج ہوا اور وہ بیج کو زرد لوکی پیدا ہوئی اور اُس بیل کو پہونچانے لگی اسے سب عالم نے کھایا اُس سے سب کا پیٹ پھولا اور آپ اُنھون سے خارج ہوا اور کھڑا تماشا دیکھنے لگا۔

بیان تفصیل راز مذکورۂ بالا کے خاص طور سے سنو اور غور کرو

یعنے نو باپ سو نو مقام ہین اول مقام **ناسوت** دوم مقام **ملکوت** سوم مقام **جبروت** چہارم مقام **لاہوت** پنجم مقام **یاہوت** ششم مقام **میاہوت** ہفتم مقام **یاہوت** ہشتم مقام **نصیر** انہم مقام **محمود** یہ نو باپ ہوے اور دوسری روایت مین سات طبق آسمان وکرسی ولوح وقلم یہ نو باپ ہین اور تیسری روایت مین ظاہر وجود پر یہ ہین **منھ ہر دو چشم ہر دو کان - ناک - رخسارہ - جاے میدان** - اب سات مان کی تفصیل جانو **دل کلیجہ پھیپھا پتا بھیجا اوجھڑی انتڑی** - یہ باپ اور مان آپس مین ملکر لذت لیتے ہین جیسے دل کا پانی پیتی ہین اور دونون آنکھین کلیجہ کا پانی ہین اور بینی پھیپھسے کا پانی پیتی ہی ہر دو کان پتے کا پانی پیتے ہین تالو بھیجے کا پانی پیتا ہی جاے میدان وجڑی کا پانی پیتی ہی جاے بل انتڑی پانی پیتی ہی یون ملکر رہتے ہین اب چار فرزندون

کا بیان یعنی چار فرزند تین ننگے ایک کو کپڑا نہین سو یہ چار فرزند اول نفس امارہ یعنی تن
ننگا فرزند دوم نفس لوامہ یعنے دل ننگا فرزند سوم نفس ملہمہ یعنے روح ننگا چہارم فرزند نفس
مطمئنہ یعنے نور اُسکو کپڑے نہین دے اُسکے ہاتھ مین پٹکے تھے یعنے اس نور کے
نزدیک دو مرتبہ ہین ایک آستین یعنے قدرت دوسری کرامت یعنے پٹکے تھے یہ
چارون ملکے بازار کو گئے وہ بازار چوبیس جنس سے گرم تھا۔ جنس اول رگ دوم گوشت
سوم ہڈی چہارم بال مغز پیشانی پیشاب خون آب منی بھوک پیاس سستی نیند عظم
ہلنا چلنا کانپنا جماہی بھولنا شہوت مہر بخیلی غصہ نقل اُس بازار کو کہتے ہین کہ اُس بازار مین
چار کمانین تھین تین ٹوٹی ایک کا چلہ وگوشہ نہ تھا۔ اول کمان خاک یعنے وجود۔ دوم کمان
آب یعنی نفس سوم کمان باد یعنے روح چوتھی کمان عشق یعنے آتش ہے سو عشق ذاتی ہے
عشق کو چلہ وگوشہ حاجت نہین اور چار تیر تھے تین ٹوٹے ایک کا میان اور سفارہ تھا
تیر اول روح ملکی تیر دوم روح قدسی تیر سوم روح سفلی تیر چہارم روح علوی شاہ ذاتی ہے
اُس تیر کو میان اور سفارہ حاجت نہین اور چار ہرن تھے تین مرے ایک کا جیو نہین اول
ہرن تن کثیف یعنی وجود محمدی دوم ہرن تن فنا یعنی محمدی تیسرا ہرن تن بقا یعنی احمدی
یہ تین مرے چوتھا ہرن تن لطیف یعنے احمد تن ذات کا ہے ذات بیچون وبیچگون وبے
شبہہ وبے نمون ہے اور فرزند نفس مطمئنہ نور ہے سو عشق کی کمان لیکر اس تیر علوی کو جوڑ کر
چھوڑے اور ہرن ذات حق کو مار گرائے بعد از اُس ہرن کو باندھنے کے واسطے رسی دیکھی
سو وہان چار رسیان تھین تین ٹوٹی ایک کونی اور میان نہ تھا اول رسی بولنا دوم رسی
سُننا سوم رسی دیکھنا یہ تینون ٹوٹی چوتھی رسی ملنا سو رسی کونی اور میان حاجت
نہین سو ملنے کی رسی سے باندھکر واسطے پکانے کے لے چلے وہان چار گھر تھے تین
ٹوٹے ایک بستا نہین۔ اول گھر شریعت دوم طریقت سوم حقیقت یہ تینون ٹوٹے
چہارم معرفت کا گھر بستا نہین وے بستا ہے وگھر حقتعالیٰ کا ہے اسی گھر مین گئے وہان ایک
محراب تھی اس محراب کو قبولیت کی محراب بولتے ہین اس محراب مین ایک ہانڈی تھی
اُس ہانڈی عبودیت کی ہانڈی بولتے ہین اُس ہانڈی کو نکالنے کے واسطے ہاتھ بڑھایا تو ہاتھ

بڑھا نہین بعدہ ایک پتھر کو رکھکر ہاتھ بڑھایا تب بھی ہاتھ بڑھا نہین اس پتھر کو مٹے پنے کا
پتھر بولتے ہین بعد اُسکے پانچ گز زمین کھودی اول گز زمین ذکر جلی دوم گز زمین ذکر قلبی
سوم گز زمین ذکر روحی۔ چہارم گز زمین ذکر سری پنجم گز زمین ذکر خفی یہ پانچ گز زمین کھودکر
نیچے اُترے اور اُس ہانڈی کو نکالا اُس ہانڈی مین اُس ہرن کو عشق کی آگ سے پکایا یعنے
ملا احد ذات حق اُسے کھاتے تھے اور لذتین لیتے تھے اتنے مین اور ایک جنا آکر ملا اور
بولا کہ میرا بھی حصہ دیو جو کہ یہ بولا اُسے نفس شیطان بولتے ہین سو اُسکو ایک ہڈی دی وہ
ہڈی اسکے ہاتھ مین سے گر پڑی وہ خربوزے کا بیج ہوا جسے دلم بولتے ہین اُس بیج سے
زرد آلو کی بیل ہوئی اُس بیل کو بجانے لگے یعنی عورت اور لوگ اُسکے ہو سو دنیا
اُس بجانے کو سب لگے اُنکون کا پیچ پیچ لا سو سب دنیا کی گرفتاری مین گرفتار
ہوئے اور آپ ہی وہان کھڑا ہو تماشا دیکھتا حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس
اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین کہ مین اُن سے ون خارج ہوا اور مین اللہ سے واصل ہون

رسالہ دیگر وجودیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا سے شریعت کرکے ہم اس عالم مین آئے اسمین رہکر شریعت ادا کرنا چاہیے نفس ہمارا
کہے تو کیا یعنے ادنے غیر کی طرف دوڑتا ہی اور غیر مانگتا ہے اور عقل و قیاس کہے تو کیا یعنی جیسا کہ نفس
مانگتا ویسا ہی عقل مین آتا ہی اور اُس سے خطر پرورش ہوتے ہین شہادت مین حد کہتے تو کیا یعنے
ابتک کہتے سو گذر کرنا اور پیر کے کہنے مین چلنا اور اللہ تعالے نے پتلہ آدم مین پانچ منزل
یعنے وجود پیدا کیا منزل اول ناسوت پانچ چیزون سے پیدا کیا خاک آب
ہوا آگ نور اور ان پانچون سے پچیس گن ہین گن خاک کے پانچ ہڈی گوشت چمڑا
رگ بال گن پانی کے پانچ مغز جلاب بھیرا اراقت منی گن آگ کے پانچ بھوک
پیاس نیند مستی غصہ گن ہوا کے پانچ ہلنا چلنا جمائی سوجنا۔ کانپنا گن نور کے
پانچ شہوت مہر بخیلی غصہ ڈر اور پانچ عناصرون کے پانچ پھل ہین خاک کا پھل سونگنا

پانچ پھل جاگنا آگ کا پھل دیکھنا ہوا کا پھل لگنا نور کا پھل سننا اور اُنکے پانچ فرشتے ہین
اور پانچ رنگ ہین مٹی کا رنگ پیلا فرشتہ جبرئیل علیہ السلام رنگ پیلا پوشاک پیلی گھر تلے
دروازہ منھ پانی کا رنگ لال فرشتہ میکائیل علیہ السلام رنگ لال پوشاک لال گھر
کلیجہ دروازہ آنکھین آگ کا رنگ کالا فرشتہ عزرائیل علیہ السلام رنگ کالا پوشاک کالی
گھر تپہ دروازہ کان باد کا رنگ ہرا فرشتہ اسرافیل علیہ السلام رنگ ہرا پوشاک ہری
گھر پھیپھسا دروازہ ناک نور کا رنگ سفید فرشتہ عزازیل علیہ اللعنت رنگ سفید پوشاک
سفید گھر سر دروازہ تالو رمز عین پہچانت خدا کی ہے سو فرمایا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ اُسکے معنی جان کے جو کوئی پہچانے اپنے نفس کو بس
پہچانا اُسنے خدا کو اور اسی نور کو نور محمدی کہتے ہین اب تو جان کہ جو تیری منزل اول
وجود خاکی تن کے بیچ دوسرا ایک اور تن ہے اور اسکو منزل دوم ملکوت بولتے ہین
روحانی اُسکی صورت تیرے ظاہری صورت کے مانند ہے مگر اس تن کو مرنا اور فنا
نہین اور وہ تن گلاے تو گلتا نہین اور توڑو تو ٹوٹتا نہین کاٹو تو کٹتا نہین اور
جلاے تو جلتا نہین اور دوباے تو دوبتا نہین کیونکہ اصل مین پیدایش اُسکی نور سے ہے
اور وہ نور پاک منزہ ہے خاص تن کی نسبت سو جد کی صورت مگر دیکھتا ہے مثال جون فانوس
مین چراغ کی روشنی فانوس کے مانند دیکھتی ہے اور وہ تن اور سہی جو کہ خواب مین نکلتا ہے
تیرے جسد سواے روح سفلی مثال اُسکو ممکن کہتے ہین یہ روح روز میثاق کے پیدا ہوئی ہے
جبکہ حق تعالی نے اُس روح کو بلا کر پوچھا کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنے کہا مین تمھارا پروردگار ہون
تب یہی روح یعنی تمام روحون نے جواب دیا کہ قَالُوْا بَلٰی یعنی تو بیچ پروردگار ہمارا ہے اور وہ
روح اس تن مین تمام عضو کے ساتھ تیری صورت اور شکل پکڑ کر تیرے جسد کے بیچ پہونچی
ہے بلکہ اس جسد کا ہلنا چلنا دیکھنا سننا جاگنا سونگھنا چکھنا سب اسی سے ہے اور لذت
ذوق اور آزار درد پانی بارا بھی وہی ہے اس جسد سے باہر سیر کرتا ہے زمین و آسمان عرش
و کرسی بلکہ تحت الثرا تک یک ساعت مین سیر کر کے آتا ہے اور یہی روح جبکہ جسد سے نکل
جاتی ہے تب تن مردہ ہو جاتا ہے جیسا کہ نیند کے وقت مین اور عین روح کے نکلنے کو نیند بولتے ہین

جوکہ روح علوی کے نکلنے کو عادت بولتے ہین سفلی ہمیشہ سرمین پھرتی ہی ہرگز ایک جگہ یکسیر چیز پر اسکا قرار نہین رہتا کیونکہ وہی لحظہ مین تمام جہان کی شکل ہوتا ہی اور ایک لحظہ مین چھپتا ہی اور ایک لحظہ مین نہ جہان ہین نہ جسم مین نہ ظاہر مین نہ باطن مین اور سب جگہ دیکھتا ہے اور خاص تن کے درمیان برزخ بھی ہوے اور روح بھی ہوے اور جو ایک صورت اور شکل لطیف اور کثیف اُسکی بادسری کی ہو تیرے باطن مین دکھتی ہے سووہ سب وہی ہی اور اور باطن جو جس میدان مین یہ صورتین بنتیان ہین اور سیر کرتیان ہین سو اُس میدان کو دل بولتے ہین جو کہ آئینہ صفائی مین صورتین بنتیان ہین اور اس نورانی تن کی آنکھین اُس آنکھون مین دکھتی سو چیز بھی دکھتی اور اُس آنکھون مین نہین دکھتے سو چیز دیکھتے ملکوت کا مقام وجود کا جبروت کا مقام دل کا لاہوت کا مقام نظر کا یاہوت کا مقام ذات کا اور آدمی کے تن مین آٹھ حُب ہین اول حب ذات کا دوم حب جوانی کا سوم حب خوبصورتی کا چہارم حب عظم کا پنجم حب علم کا ششم حب مال کا ہفتم حب بادشاہی کا ہشتم حب خدا کی ذات کا۔ اور آدمی کو چھ غفلت ہین۔ اول غفلت طمع۔ دوم غفلت مستی۔ سوم غفلت غصہ۔ چہارم غفلت ڈر۔ پنجم غفلت پیری ششم غفلت بیماری۔ آدمی کے تن مین پانچ موذی ہین۔ اول موذی شہوت۔ دوم موذی زبان۔ سوم موذی کان چہارم موذی آنکھین۔ پنجم موذی ناک۔ اُنکے پانچ خصلت ہین۔ شہوت کی خو بچھو اور زبان کی خو کتا۔ ناک کی خو بھنورا آنکھ کی خو چیلہ۔ کان کی خو سانپ۔ آدمی کے تن مین چار جانور ہین اور اُنکی خو۔ اول طاؤس خوے جاہ۔ دوم بط خوے حرص۔ سوم زاغ خوے چاپلوسی۔ چہارم مرغ خوے شہوت آٹھ حُب کا معنا جاننا کہ یہ چار جانور ہین جیت آدمی کو مستی اُسے پنادے حق کی بات۔ اور آدمی کے تن مین نفس ہے اور نفس مین دل ہی اور دل مین عارف ہے اور وجود مین روح ہے اور روح مین سر ہے اور سر مین نور ہے اور نور مین خدا مین ہون کہا ہے اور خدا نے ہر ایک کو یون ہی پیدا کیا ہے یعنے یک نفس یک دل یک روح یک سر یک نور اور ذات مین آپ ہی رہکر اپنی صفت سے جو دا نام دار کیا ہے یہ رمز کیا سو پیر سے جان لینا۔ اور وجود مین

تین بادشاہ ہین - اول بادشاہ روح وزیر اُسکا عقل - دوم بادشاہ دل وزیر اُسکا زبان - تیسرا بادشاہ نفس وزیر اُسکا خطرہ اور اس تن مین پانچ گوہرا اور پانچ دشمن ہین - اول گوہر ایمان دشمن اُسکا کفر - دوم گوہر عقل دشمن اُسکا غصہ سوم گوہر صبوری دشمن اُسکا حرص - چہارم گوہر علم دشمن اُسکا غفلت - پنجم گوہر سخاوت دشمن اُسکا بخیلی یہ پانچ گوہر و پانچ دشمن تن کے اندر ثابت بنے سیر سے سوا سیر ایک سے ایک زبردست آئے بنے ہین یہ سمجھو تن کی جھڑتی فقط

تمام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
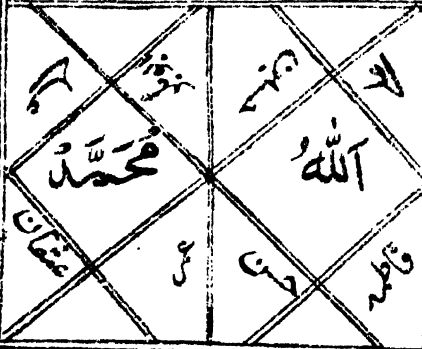
لا	[illegible]
اللہ	محمد
[illegible]	[illegible]
فاطمہ	عثمان
حسن	علی

[illegible]

اول حمد اللہ جو رام ہے سن سوم چار یارون کا کرے تو ورتن	محمد دوم پاک اُن کا م ہے گن تب ہی تو میسر ہو بیٹھ مکہ کا بن

بغیر انکے ہرگز تو نہ پار رہو گا
اگر گھر کینہ انسے ہو کفار ہو گا

صفت کر اول اسکی جو رام ہیگا سدا رام کے نام سے گام ہیگا	اُسی رام کے سنگ بسرام ہیگا ہمین دھیان اُسکا صبح و شام ہیگا

وہی گل وہی مل وہی جام ہیگا
وہی ساقی بزم گلفام ہیگا

الکھ نام اللہ نرنجن بسری ہے
نرنکار نرگن د پرمیشری ہے
صفت اُسکی ہر شی مین دائم بھری ہے
وہ گنگا وجمنا دگوداوری ہے

وہی ذوالجلال والاکرام ہیگا
وہی ساقی بزم گلفام ہیگا

نہ تھا جب یہ پرپنچ تب سن انھی سب
نہ اکار واوکار نہ عبد نہ رب
ہوا شوق منشاء ان کا رام کو جب
کیا کن سے یہ بات پرپنچ کا سب

سزاوار اُسکو سبھی کام ہیگا
وہی ساقی بزم گلفام ہیگا

ہوا جلوہ گر احدیت سیتی وحدت
بھرا وحدیت سیتی بازار کثرت
ہتی کاف اور نون مین عجب اُسکی قدرت
اُسے جب سیتی قرب فرقت کی لذت

صفت سون اُسی کے بیان کام ہیگا
وہی ساقی بزم گلفام ہیگا

ہمی ہمکو ہم دیکھنے جگ مین آئے
ہمی ہمکو ہم دیکھ ہمکو ہی پائے
ہمی داس کین ہو کے گر کے کہلائے
ہمی ہمکو اس گھٹ سے پرگھٹ دکھائے

اگر جس دل سئے عشق دلارام ہیگا
وہی ساقی بزم گلفام ہیگا

ارے دل تو رایا مین جب عمر کھوتا
بجا ہاتھ دے سر کو پچتا کے روتا
بدی کے تخم بادینکی مین بوتا
بسر دھیان کر کا سُکھی نیند سوتا

جو کوئی عاشق پاک بدنام ہیگا
وہی ساقی بزم گلفام ہیگا

ارے من یہ سب جھوٹ سنسار ہی رے
بُرے وقت کا کوئی نہین یار ہی رے

وو پر کاشش کا سب تو اکا ہو رہے — اسے جسنے جانا سو ہوشیار ہے رہے

جو دل مبتلاے گل اندام ہیگا
وہی ساقی بزم گلفام ہیگا

ارے من تو مایا کا سورات مت کر — کفر اور کینے کی کچھ بات مت کر
ہوا حرص غصہ کی سنگات مت کر — آسو وے کہ مل ساتھ کچھ بات مت کر

جسے یہ خواص اور آرام ہیگا
وہی ساقی بزم گلفام ہیگا

ارے دل نہ دیول کا ہو تو پوجاری — نہ مسجد مین جاکر نمازون سے یاری
سدا ہو پھرے تو درس کا بھکاری — یہی بیچ کے درمیان ہے تیری خواری

ہمین جس نے کفر و اسلام ہیگا
وہی ساقی بزم گلفام ہیگا

حسینی اور ہادی کو سدہی پہچانو — خدا اور محمد علی کو بھی جانو
ہمیشہ اسے صدق دل سیتی مانو — تراب کی سنو بات سب ای دیوانو

ہدایت کا جس ہاتھ سرانجام ہیگا
وہی ساقی بزم گلفام ہیگا

ہمین خاک آدم کہلا جگ مین آئے — گپت روپ ہمنے تو ہر گھٹ دکھائے
کہین نر کہین خوب ناری کہلائے — کہین کرو کہین داس کا بھیس لائے

ہمین ہمکو ہم دیکھنے جگ مین آئے
ہمین ہمکو ہم دیکھ ہمکو گنوائے

کہین دیو ہین ہم کہین ہم پوجاری — کہین نت اپاسی کہین دودھاری
کہین بادشاہ ہم کہین ہم بھکاری — کہین ہم سپاہی کہین ہفت ہجاری

ہمین ہمکو ہم دیکھنے جگ مین آئے
ہمین ہمکو ہم دیکھ ہمکو گنوائے

ہمین مالدار ہوکے کرتے امیری
کہین کر مریدان بتاتے ہین پیری
ہمین لیکو پھرتے ہین اہل فقیری
کہین بادشاہ ہوکے کرتے امیری

ہمین ہمکو ہم دیکھنے جگ مین آئے
ہمین ہمکو ہم دیکھ ہمکو گنوائے

کہین عشق خوبون کے پیچھے خراب ہین
کہین پاک زاہد فضیلت مآب ہین
کہین بزم مستون کے مستی شراب ہین
کہین مسرپہ ہند گدا بے حجاب ہین

ہمین ہمکو ہم دیکھنے جگ مین آئے
ہمین ہمکو ہم دیکھ ہمکو گنوائے

کہین ہوکے معشوق کرتے ہین گونگٹ
کہین بزم بے محبوب کہین خلق سے نٹ
کہین پاک عاشق کہلاتے ہین پرگھٹ
کہین جوگی جنگم و سناسی کا مٹ

ہمین ہمکو ہم دیکھنے جگ مین آئے
ہمین ہمکو ہم دیکھ ہمکو گنوائے

ہمی اسمان سورچندر ستارے
الست و قالو بلی ہم پکارے
ہمارے نظارے بدل ہم سنوارے
ہمی جہان جاتے وان نہین کوئی دوجا کے

ہمین ہمکو ہم دیکھنے جگ مین آئے
ہمین ہمکو ہم دیکھ ہمکو گنوآئے

کہین رام داس اور گیسوداس ہوتے
شراب مین تراب ہوکے سدا بدھ کھوتے
ہمارا دکھ دردشن بہت دل مین ہوتے
کہی مٹی بنا بول کے دل کو روتے

ہمین ہمکو ہم دیکھنے جگ مین آئے
ہمین ہمکو ہم دیکھ ہمکو گنوائے

بحر سوم

ارے من گنگن مالکا گھاٹ چڑھنا
ارے من سدا نفس سرکش سے لڑنا
ابھر باٹ کے گھاٹ مین نہ سپڑنا
یہ ماہا کے دھندے منے نہ سپڑنا

اری من یہ دہن مال پر نہ اکڑنا
ہے آخر تجھے کل کو ماٹی مین گڑنا

اری من تو اس تن کو کیون پیار کرتا — زری کسوتا پہن سنگار کرتا
اری من تو کیون عشق گلزار کرتا — زمین پر تو سونے کو کیون آڑ کرتا

اری من یہ دہن مال پر نہ اکڑنا
ہے آخر تجھے کل کو مائی مین گڑنا

اری من تو بن دودھ کھاتا نہین ہے — اکیلا اندھیرے مین جاتا نہین ہے
زمین کا فرش تجکو بھاتا نہین ہے — بجز جلسہ وا پٹن تو نہاتا نہین ہے

اری من یہ دہن مال پر نہ اکڑنا
ہے آخر تجھے کل کو ماٹی مین گڑنا

اری من تری دیکھکر نوجوانی — نکو چل الیس کرکو چھاتی اتانی
چیرا اسرا اوپر باندھکر زعفرانی — بنا کر الیس طور دایم سہانی

اری من یہ دہن مال پر نہ اکڑنا
ہے آخر تجھے کل کو ماٹی مین گڑنا

اری من پڑے مین پو نہ بھولنا رے — الیس کو اپے دیکھ نہ پھولنا رے
سکھی چند دلارے مین نہ دولنا رے — جبھی جب سو ماٹی ہو دا ہولنا رے

اری من یہ دہن مال پر نہ اکڑنا
ہے آخر تجھے کل کو ماٹی مین گڑنا

اری من نہ ہاتھی نہ گھوڑا ہے تیرا — نکو پھول جب دیکھ زرتار جوڑا
ہو ویگا کلکوت تجہ گل مین کوڑا — اگر ہو ویگا کوتوال قاضی کڑوڑا

اری من یہ دہن مال پر نہ اکڑنا
ہے آخر تجھے کل کو ماٹی مین گڑنا

اری من تراب ہو ویگا جب تیرا تن — نہ رہو وسے تیرے پاس کچھ مال اور دھن

اُٹھو جی اُٹھو اب چلو جائین گھر کو

اگرچہ سریجن نہ بیچون کھلاتے
تبھی عبد و معبود دونون شہاتے
صفت سن ہماری صفت انکی پاتے
بسر رب ہے دلدار کی سدھ گنواتے
ستو مٹی پیتا اور باندھو کمر کو
اُٹھو جی اُٹھو اب چلو جائین گھر کو

یہ فانی دنیا کچھ وفادار نہین ہے
بُرے وقت کا کوئی مددگار نہین ہے
یہان کوئی دائم رہن ہار نہین ہے
ہمین باغ و کثرت سے درکار نہین ہے
مسافر ہو نکلے ہین دو دن سفر کو
اُٹھو جی اُٹھو اب چلو جائین گھر کو

یہان کوئی نہین ہیگا ساتھی ہمارا
یہان کوئی نہین ہیگا آخر تمہارا
جان و مال فرزند سارا الیسارا
اپے آسرے مین ہے یہ سارا پسارا
سنوارو الیس ہاتھ اپنے قبر کو
اُٹھو جی اُٹھو اب چلو جائین گھر کو

کہین باندھ تاگا برہمن کہلاوتے
کہین دیو پوجن کو دیول مین جاتے
کہین گائے پوجنت کہین کاٹ کھاتے
کہین توڑ دیول کو مسجد بناتے
اتیا ست کو مین سب فنا کے کفر کو
اُٹھو جی اُٹھو اب چلو جائین گھر کو

نگر مین ہمارا نہین کوئی دوجا
نہ مسجد نہ دیول کسی ٹھار سوجا
ہمین جائے کرنا و ہان کسکی پوجا
الیس کو آپے دیکھ نرنکار پوجا
ہمین دیکھنا جا اسی لب شکر کو
اُٹھو جی اُٹھو اب چلو جائین گھر کو

نہین ٹھہرتا ہی جدا کی سستی من
اتیا ہو مزہ یت وہ سیر گلشن
تڑپتا ہے من دیکھنے گھر کا درشن
اُداسا ہو پھرتا ہون بھورے نیٹ بن

کہان تک کھاوین ہم خون جگر کو
اُٹھو جی اُٹھو اب چلو جائین گھر کو

ہمین ہمکو درکار سیر و چمن سے
مسافر ہو نکلے ہوا اپنے وطن سے
کیا مطلوب رکھتے ہین ملک دکن سے
تراب کے تو مل ساتھ چمن و چمن سے

نظر مین نظر کر دو تارے نظر کو
اُٹھو جی اُٹھو اب چلو جائین گھر کو

بحر پنجم

ارے من تجھے بول تیرا ٹھکانا
یہان تیرا کوئی خویش نہ کوئی بیگانہ
کہان سے ہوا ہے یہان تیرا آنا
یہان سے کہان پھر کو تیرا ری جانا

اگرچہ تو پردیس پنچی سیانا
ارے من نگورے نکو ہو دیوانا

یہ تن من سگل دہن بدل جانا رے
ہر ایک بھات جینے کے دن ٹالنا رے
سکھی نیند اُسکو سو نہ پالنا رے
ایس کو سوبایا مین نہ گھالنا رے

جو ہوشیار و گنونت چاتر ہی دانا
ارے من نگورے نکو ہو دیوانا

جیسے لگ تو جورو بچے پیار کرتے
تجھے گاڑ ماٹی مین سارے بسرتے
موے پر تو مردہ ٹکو دل مین ڈرتے
ترے ساتھ ہرگز کوئی نین رہتے

یہ ایسا ہے پرپنچ جھوٹا زمانا
ارے من نگورے نکو ہو دیوانا

یہ ماٹی کے تن کو تو سنگارتا کی
اسے چپ کھلاتا ہی کیون دودھ گھی
نکل جاویگا تن سون جب وقت پرجی
رہیگی رے آخر کو ماٹی مین ماٹی

میٹھا بوجھ جب سو ہی جھوٹا رے کھانا
ارے من نگورے نکو ہو دیوانا

میان جیب تو دو دن مسافر ہو آیا — برابر ہے تجکو سوا پنا پرایا
اپس جگ کے دھندے منے سدا گنوایا — نہین کام آویگی آخر کو مایا

بسر جاکو اپنا سودہ گھر پر آیا
ارے من نکو رے نکو ہو دیوایا

جورو اور بچے نہ آوینگے کچھ کام — کہ جبوقت پر موت کا اوے پیغام
بدیو لگا تیری تو ہی جھڑکی صبح و شام — بسر جاکو دھندے منے رام کا نام

جپی آتما رام کا کر کو بہانا
ارے من نکو رے نکو ہو دیوانا

روپا اور سونا نوا ایک بار دیکھت — اکڑتا ہے کیون پہر زر تار کسوت
صبح مار لاتون سے بیوینگے عزت — بسر جاویگا یہ دھن و مال دولت

دنیا کہ دھن و مال کو نہ پتیانا
ارے من نکو رے نکو ہو دیوانا

اچھی و دیکھ جیبر اکسی کے تو سر پر — اپس کو نین کرکو یہ حرص مت کر
نہین کام آویگی یہ حرص آخر — بقا جان فانی سرا کا تو یہ گھر

مدامی سمجھ گھر اپس کا ٹھکانا
ارے من نکو رے نکو ہو دیوانا

ارے من تجھے رام کا گھر کہتے ہین — یہ پنچ بہوت کا تجکو زیور کہتے ہین
منور سدا عرش اکلیہ کہتے ہین — ترا رتبہ سب بین بالند تر کہتے ہین

یہ بستی سے دنیا پو ہوکے روانا
ارے من نکو رے نکو ہو دیوانا

یہ سنسار سے ہاتھ دھونا ہے آخر — سگے سودرے ملکے رونا ہے آخر
تجھے خاک در خاک ہونا ہے آخر — قبر مین اکیلا تو سونا ہے آخر

یہ بستی سے دنیا پو ہوکے روانا

ارے من نکو رے نکو ہو دیوانا

قبر مین ترا کوئی ساتھی نہین ہے
اُٹھن وقت کا کوئی ساتھی نہین ہے

تیرے مال پر غافل آتی نہین ہے
یہ دنیا کسیکو بھاتی نہین ہے

اگر اس بلا سون اپس کو بچانا
ارے من نکو رے نکو ہو دیوانا

تراب سے تجھے کارا پر پڑیگا
نیٹ گر بڑا کر تو وہانیہ گر پڑیگا

میرا تجکو لینے کا دینا پڑیگا
کہو جب تو جا کر وہان کس لڑیگا

جمع مال و دھن کرکے دولت خزانا
ارے من نکو رے نکو ہو دیوانا

بحر ششم

نہ بجھوت کا چپ سوجھو مارے جانسا
لگا نا گرو کے چرن سے تے آسا

گھڑی مین جی تو نہ گھڑی مین جی ماسا
نہ رہ تو اُدا سی نہ رہ تو آپاسا

ارے من اُسے کیا رے دنیا کا جھانسا
لیا ہاتھ مین بھیک کا جینے کا نسا

گدا کا سر انبک جبو قت چڑھا وے
بچھا کر بکمبر شہنشاہ کہلاوے

نہ مٹی بردہ خالی نہ خط دل مین لاوے
وہ تکیئے نا ساکن نہ آوے نہ جاوے

ارے من اُسے کیا رے دنیا کا جھانسا
لیا ہاتھ مین بھیک کا جینے کا نسا

کرم سون گدا ہاتھ جسکا پکڑتے
گدا کس سو ہرگز نہ کرتے نہ بھڑتے

بسر تیلا سے تخت شاہی چڑھتے
وہ دنیا کی دولت کو نہ دیکھت اکڑتے

ارے من اسے کیا رے دنیا کا جھانسا
لیا ہاتھ مین بھیک کا جینے کا نسا

جو دنیا مین ثابت محب علی ہے
سدا اُسکے حق مین فقیری بھلی ہے

گدائی کرے وہ کھالا وے وہی ہے — اُسے جگ سے رسوی ہی کا مل بھلی ہے

ارے من اسے کیا رے دنیا کا جھانسا
لیا ہاتھ مین بھیک کا جسنے کانسا

امیرون سے بہتر فقیر ان کہلائے — سمجھ فرش مخمل بکمبر بچھائے
منگا کوئی کھاتے تو کوئی مانگ کھاتے — ہو کر خاک مین خاک شاہی جگاتے

ارے من اُسے کیا رے دنیا کا جھانسا
کیا ہاتھ مین بھیک کا جسنے کانسا

بندھا جو لنگوٹا لگا خاک تن کو — دیا چھوڑ یک بار حب الوطن کو
چلا خاک کہ باٹ مین مال و دھن کو — رکھا کا نسانہ پاس ہرگز کفن کو

ارے من اُسے کیا رے دنیا کا جھانسا
لیا ہاتھ مین بھیک کا جسنے کانسا

گدا مانگ کھاتے ہین ٹکڑے گھر و گھر — لگا کر لنگوٹا کہلاتے ہین قلندر
اوڑھے گوڈری اور بچھاتے بگمبر — رکھے فرش دائم تو شاہون کے اوپر

ارے من اُسے کیا رے دنیا کا جھانسا
لیا ہاتھ مین بھیک کا جسنے کانسا

فقیرون مین کیا فخر درکار ہے رے — ہر یک جا گرم اسکا بازار ہے رے
وہ رزاق مطلق خریدار ہے رے — ہر یک جا یہ ہادی سے اوتار ہی رے

ارے من اُسے کیا رے دنیا کا جھانسا
لیا ہاتھ مین بھیک کا جسنے کانسا

نہ کسکے بھلے بولنے کی خوشحالی — نہ پروانہ شاباش نہ دوست گالی
بچھانے گرم نرم روئی کی نہالی — رزری تو نہین ہے نہ غم کی تسلی

ارے من اسے کیا رے دنیا کا جھانسا
لیا ہاتھ مین بھیک کا جسنے کانسا

بحر ہفتم

نکو رام کو ڈھونڈھ چمن و چمن مین — نہ ہے وہ سمندر نہ ساتون لگن مین
جگت جوت اُسکا جو ہی ہر رتن مین — بھرا آتما رام ہر یک کے تن مین

الکھ نام دستا ہی میرے نین مین
ہی اشارہ سکت ست گرو کے چرن مین

کچھی دیو پوجن کو دیول مین جاتے — کچھی نام اُترا دیڑھا لگاتے
کچھی باندھ تاگا برہمن کہلاتے — کچھی منکوئی بن کے جھگڑے مین بہاتے

الکھ نام دستا ہی میرے نین مین
ہی اشارہ سگت ست گرو کے چرن مین

نہ کاشی بنارس نہ جا تربیتی کو — نہ گودآوری جا نہ بھاگیرتی کو
نہ گنگا نہ جمنا نہ جا سرستی کو — کہین ڈھونڈھکر تو جا پا گر بیتی کو

الکھ نام دستا ہی میرے تن مین
ہی اشارہ سگت ست گرو کے چرن مین

نکو گھٹ کا مٹھ چھوڑ پھر تو اداسا — نکو آج اور کل کا رکھ دل مین جانسا
سمجھ دیکھ سب ہی اکا سا بکا سا — مہا یُرس کسی گر کا ہورہ تو داسا

الکھ نام دستا ہی میرے نین مین
ہی اشارہ سکت ست گرو کے چرن مین

جہان ترکٹی محل سنگم بنایا — وہان یک اپروپ موتی لہر بنایا
اُس اپروپ موتی کا جسنے بھید پایا — جس سے رام نارگ وہ گر کا کہلایا

الکھ نام دستا ہی میرے تین مین
ہی اشارہ سگت ست گرو کے چرن مین

اول بحر مین ہی طبق خوش جھکارا — عطارد کا دویم فلک پر نظارا
سیوم آسمان مین ہی زہرا ستارا — [illegible] جنہکا ستارہ [illegible] را

	الکھ نام دستا ہی میرے نین مین ہی اشارہ سگت ست گرو کے چرن مین	
یہی چہارم مین خورشید صاحب ال ہے چھٹا آسمان مشتری کا محل ہے		ہے پنجم مین ماہ بھی صاحب عمل ہے سمجھ ساتوین کا تو راجہ زحل ہے
	الکھ نام دستا ہی میرے نین مین ہی اشارہ سگت ست گرو کے چرن مین	
ہی دل دیو واجب یک کوشے کے بہتر اول اور آخر رب بحرم مین سرور		کہ جسکو خوش ہفت کا محل بہتر دیا توڑ مجکو جو حورون نے زیور
	الکھ نام دستا ہی میرے نین مین ہی اشارہ سگت ست گرو کے چرن مین	
عطارد کیا سب دھن اور جو سا اگر کسی گرو سے تو یہ راز سمجھا		اسد جانے خورشید ستا مین چندا ہو است گرو کا سانچا ہی چیلا
	الکھ نام دستا ہی میرے نین مین ہی اشارہ سگت ست گرو کے چرن مین	
کیتے باندھ تاگا برہمن کہلاتے کیتے بوجھ کا رام یہ نہین بتاتے		کیتے سندہ سادھو شمرن پھراتے کیتے بوجھ کا نہ نرنجن سناتے
	الکھ نام دستا ہی میرے نین مین ہی اشارہ سگت ست گرو کے چرن مین	
کیتے ہیکو تسبیح منکے پھراتے وے منکے منکے کا نہین بھید پاتے		بڑے پاک زاہد نمازی کہلاتے سدا ہی سینے مین آپس کو گنواتے
	الکھ نام دستا ہی میرے نین مین ہی اشارہ سگت ست گرو کے چرن مین	
اول سو جلا سوائے کیا ہلاتا		جلے خاک پر خاک پھر کیا لگاتا

یہ مین تو سبھی چھوڑ نہ ئین مین اٹا — سب مجھے مین مین یکین کھو کے کہان ڈھونڈھتا

الکھ نام دستا ہی میرے نین مین
ہے اشارہ سکت ست گرو کے چرن مین

لگا خاک تن کو کہلامت سیناسی — نکو رے نکو جا جلنا تھر کاسی
نہو دودھ دھاری نہو توا پاسی — نکو سیر نے بن نے کہا ندے اداسی

الکھ نام دستا ہی میرے نین مین
ہے اشارہ سکت ست گرو کے چرن مین

جسے دیو کہتے سو سب گھٹ مین ہی رہے — نہین قید ہو کر وہ یک مٹھ مین رہے
نظر مین نظارا وہ گھٹ پٹ مین رہے — بنا گرو مارگ تو گھٹ پٹ مین ہی رہے

الکھ نام دستا ہی میرے نین مین
ہے اشارہ سکت ست گرو کے چرن مین

جو گرو نام لیگا سو ہی پار ہوگا — سکھی نیند سو دودھ ماتر پیویگا
نہین تو نہین یک گڑھے پڑکے روگا — کفر اور کینہ جو درمیان ہوگا

الکھ نام دستا ہی میرے نین مین
ہے اشارہ سکت ست گرو کے چرن مین

لگا ست گرو کے چرن سے لگن رے — اپس کیون رکھتا تو یہ مال و دھن رے
گرو کے بچن سے ہی دائم امن رے — ہری نام کرنا گرو کا بھجن رے

الکھ نام دستا ہی میرے نین مین
ہے اشارہ سکت ست گرو کے چرن مین

ترا بھید کوئی بھید کو پا نہ سکے رے — اسے ست گرو راہ دکھلاوینگے رے
گرو بن تو کوئی پن مین مرجاوینگے رے — دغا پاوینگے رے دغا پاوینگے رے

الکھ نام دستا ہی میرے نین مین
ہے اشارہ سکت ست گرو کے چرن مین

بحر ہشتم

ہوا سیر وحدت مین جب یار گھوڑا ۔۔۔ وہ دہ الفنا سیتی وہان میرا جوڑا
رہے ہادیت کی طرف دل کو جوڑا ۔۔۔ کہ تب بار کفرون کو یک بار توڑا

برہم پاک زنار جبوقت توڑا
اُسی وقت زاہد مصلے کو چھوڑا

نا مومن مسلمان کر کہین بتاؤن ۔۔۔ نہ دل کو دکھا کسکے ظالم کہاون
نمازی کہلا کو نہ کسکو ڈہاؤن ۔۔۔ چپی کی عبادت کی سیفی جگاؤن

برہم پاک زنار جبوقت توڑا
اُسی وقت زاہد مصلے کو چھوڑا

مجھے کام کیا کاج دیول سیتے آج ۔۔۔ دسیتے یو دیول مرے تن منے باج
رہا ہین لیکا یک وہ عبدالہی آج ۔۔۔ دیکھت مجکو کہتے ہین اللہ دستاج

برہم پاک زنار جبوقت توڑا
اُسی وقت زاہد مصلے کو چھوڑا

نہ دیول کا ہرگز پوجاری کہلاؤن ۔۔۔ نہ جوگی ہو مجھ خاک تن پر لگاؤن
نہ کاسی کو جاؤن نہ گنگا نہاؤن ۔۔۔ نہ مجھ تنکو مئی بنکے جھگڑے مین جاؤن

برہم پاک زنار جبوقت توڑا
اُسی وقت زاہد مصلے کو چھوڑا

جلا تن کو اپنے ہوا ہون سنیاسی ۔۔۔ وطن چھوڑ پھرتا ہون دائم اُداسی
نہ کعبہ گیا ہون نہ جاؤنگا کاسی ۔۔۔ نہ حاجی ہوا ہون نہ ہون گا لباسی

برہم پاک زنار جبوقت توڑا
اُسی وقت زاہد مصلے کو چھوڑا

جنجا ویر مین جس روز ہوا جا کے داخل ۔۔۔ سنا رام داس ایک پوتھی کا فاضل
تو وہ سنکر چلا وہان سے دل کا کنول کھول ۔۔۔ جواب اسکا پایا ہوا شوق کامل

برہم پاک زنار جسوقت توڑا
اُسی وقت زاہد مصلے کو چھوڑا

بسر کر ہندو راج آیا چھجاور
ولیکن مجھے کوئی بلاتا نہین گھر
سگل راج میانے ہندو راج ہی در
سمجھکر دیکھوگے جو مین ہون قلندر

برہم پاک زنار جسوقت توڑا
اُسی وقت زاہد مصلے کو چھوڑا

بسر کردہ دھن مال کو ست لاتے
ذرا بھید کسکا نہ کسکو بتاتے
بند صفا منھ کھلا کو وہ پیری جگاتے
سبھی دیو کہتے پر اُسکو نہ پاتے

برہم پاک زنار جسوقت توڑا
اُسی وقت زاہد مصلے کو چھوڑا

چھا برس گیانی برہمن کہلاتے
مجھی ہی سو دریا کہ پانی مین نہاتے
لیکر ہار کا سنکہ منھ مین بجاتے
لیکن پاس بدماش ہرگز نہ کھاتے

برہم پاک زنار جسوقت توڑا
اُسی وقت زاہد مصلے کو چھوڑا

ارے وہ برہمن میرے پاس آؤ
تمھاری جو پوتھی کی جھڑتی بتاؤ
تمھاری جو سنگت مین مجکو لاؤ
ذرا رمز اسمین جو ہے سو سناؤ

برہم پاک زنار جسوقت توڑا
اُسی وقت زاہد مصلے کو چھوڑا

ترا کیسے بھید کوئی پاتے نہین ہین
الیس کو کسی مین ملاتے نہین ہین
یہ سٹی تو کے جھگڑے مین جاتے نہین ہین
ابتر سے پاک زاہد کہلاتے نہین ہین

برہم پاک زنار جسوقت توڑا
اُسی وقت زاہد مصلے کو چھوڑا

بحر نہم

جس بت کے واسطے برہمن کہلاؤنگا — زنار گلے مین ڈال کے ٹیکا لگاؤنگا

زیارت طواف کعبہ کو جا جہاز پر تو چڑھ — مین تربینی کو دیکھ جلنا تھہ جاؤنگا

کرتا ہی غسل سر بسر رمضان کا خطیب — گنگا کے نہاوسے کو تو مین بھی نہاونگا

مسجد کے سامنے تو موذن کی سن اذان
بت کو عدن سہن سے مین کورنش بجاؤنگا

وہ کب نہ کرے مجکو مسلمین کوئی دفن — پاکر فراغ ذات سے تن کو جلاؤنگا

گرچہ جلا کر خاک کرے مجکو زاہدا — پہی باواژ کی خاک کو کاسی مین بہاؤنگا

زاہد اگرچہ بہشت کا طالب ہی ہمیشہ
بیکنٹھ ہی قبول ادہر بیکنٹھ نہ بہاؤنگا

اپنی خودی کو گم کر خودی مین پایا — ٹیکا چھوڑا لگا کر زنار بہا لگا

پردیسی بن اس دیس سے پردیس کو چلا — اس دیس مین پردیس سے پھر کر آؤنگا

مجھ طالب بیکنٹھ کی نرکنٹھ نہ بھاوے
ہر دم دیدار حق سیتی حق کا مین پاؤنگا

یہ بت گدائی کعبہ ترا حق مین ای تراب — جانب گدائی محرم حسینی کو پاؤنگا

تراب مین تراب ہوای شاہ تراب تو — اس ہی تراب سے مین رب کا نام پاؤنگا

رباعی

جب تک فراق روح تن مین ہوگا — مشکل ہی آنا اس انجمن مین ہوگا

نازاں نہو رخت کو پہنکر غافل — یک روز یہی جسم کفن مین ہوگا

دیگر

شاہی کو ترک کرکے گدا ہو تو جانئے — دنیا مین رہ کے زر سے جدا ہو تو جانئے

معشوق ظاہری پہ فدا ہوتے ہین کوا — معشوق باطنی پہ فدا ہو تو جانئے

تمت

بارہ ماسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنو سکھیو بکٹ موری کہانی ۔۔۔ بھئی ہون عشق کے غم سے دیوانی
نہ مجکو بھوک دن نہ نیند راتا ۔۔۔ برہا کے درد سے سینہ بھر آتا
تمامی لوگ مجھ بوری کہین ری ۔۔۔ خرد گم کردہ مجنون کہین ری
نہین اس درد کی دارو کسی کن ۔۔۔ بھئے حیران سبھی حکماے ذو فن
ارے جس شخص کو یہ دیو لاگا ۔۔۔ سیانا دیکھ اسکو دور بھاگا
ارے یہ ناگ جسکو دس کے جاوے ۔۔۔ نہ پاوے گاڑ دڑی جو ڑا گنواوے
ارے یہ عشق ہے کیا یا بلا ہے ۔۔۔ کہ جسکی آگ سے سب جگ جلا ہے
کسیکو اندرن آتش پڑی ری ۔۔۔ اری دن رین سلگت دیہی موری
وہی جانے کہ جسکے تن لگی ہے ۔۔۔ برہا کی آگ تن من مین دغی ہے
بوائی کی نہین جس شخص کو پیر ۔۔۔ چہ داند درد دیگر را اری بیر
بھئی بوری برہا پیر اگ سیتی ۔۔۔ جرے سینہ مرا انت آگ سیتی
کہین گھر کے سبھی لوگ دلگائی ۔۔۔ تمامی شرم عالم کی گنوائی
چہ سازم چہ کنم کسکو پکارون ۔۔۔ سجن کیا عشق کے غم کا بچارون
نہ جانا نند او آواز عشق است ۔۔۔ ہمو داند کہ او بیمار عشق است
اگر شاہ است ہم سر گشتۂ اوست ۔۔۔ دگر باشد گدا پا بستۂ اوست
یکے را میکند رسوائے بازار ۔۔۔ یکے را می نماید بر سر دار
غلام را کند شاہ جوان بخت ۔۔۔ شاہ را می نماید بندہ بر تخت
مسجد کعبہ دیار عشق است ۔۔۔ بازار کوچہ بازار عشق است
بعالم ہر چہ بینی کار عشق است ۔۔۔ کن قالو بلے آثار عشق است

زلیخا را نمود از خانہ بیرون
چنین چندین کسان در قید او بند
مرا از خانمان آوارہ او ساخت
نمود از آشنا بیگانہ ما را
شکیب و صبر از جانم ربودہ
گہے دیوانہ گہے ہشیار سازد
شدی یکدم مجھے دن رین مین چین
پڑا جب عشق کا شہ مجھ او پر دھاک
جنون در ملک جا جھنڈا گڑایا
بہ تخت دل چو شد مذکور آیا
خرد کے گھر مین جا دھوم مچایا
ہزارون درد و غم کی آگ لاکر
کیا مجھ دستگیران شاہ بیداد
پیالہ عشق کے زہر کا پلایا
بہ زنجیر دو زلف ماہ رخسار
بطوق حلقہ ہاے گوش دلدار
ز مژگان تیر و از ابرو کماندار
نگہبانم نمودہ واے صد واے
کیا محبوس در زندان ہجران
پیا دے بیقراری کے دیے سنگ
گدا ہو کر پھرون رسواے بازار
بہت مدت لئی کرتے گدائی
نمود از قید ہجر آزاد شاہم
نمودہ قیس را دیوانہ مجنون
ہزاران شیر و شرزہ صید او بند
فقیر و مفلس و بیچارہ او ساخت
چو مجنون کرد در دیوانہ ما را
در خواری بروے من کشودہ
گہے از زندگی بیزار سازد
اندھیری ہو چلے روت میرے نین
گریزان گشت تھا نہ عقل کا ہاے
سمجھ اور بوجھ کا تھا نہ اٹھایا
شکن کی آہ کا دھو نسا بجایا
متاع صبر و تسکین سب لٹایا
تمام اسباب عشرت کا جلا کر
چہ سازم چون کنم فریاد فریاد
کیا بیخود مجھے مجھسے بھلایا
نمودہ دست و پایم را گرفتار
نمودہ گردن ما را گرا نبار
دو نرگس مست چشم شوخ عیار
ز ظلم آن دو ظالم ہاے صد ہاے
نگار و شے مثال درد مندان
حسب رفت و نسب ہم نام و ہم ننگ
شود گاہے کہ یابم بھیک دیدار
پیا کے درس کی تب بھیک پائی
نمودہ سوے باغ وصل را ہم

تحت عقل و ہوش آوارہ بازم	مہیا کردہ جملہ عیش سازم
خدا کی سون ندیدم شوخ عیار	چو عشق اندر جہان گشتیم بسیار
دگم کردہ را دیوانہ سازد	ندیم دیوانہ را فرزانہ سازد
بیٹھا مجھ او پر زین قصہ تمام	یقین تر گشت قول مولوی جام
لے عشق پر افسون نیرنگ	کہ باشد کار تو گہ صلح گہ جنگ
گہے فرزانہ را دیوانہ سازی	گہے دیوانہ را فرزانہ سازی
چو بر زلف پریرویان نہی بند	بہ زنجیر جنون افتد خردمند
گر ان زلف بندی برکشائی	چراغ عقل یابد روشنائی
پیا نے گر پکڑ جب گر لگائی	تمامی آگ تن من کی بجھائی
چو شد مدت پیا کے ساتھ رہتی	سخن با یکدگر کہتی و سنتی
و لیکن عشق نے دیکر اٹھایا	فلک دشمن میرے پیچھے لگایا
میرا سکھ دیکھ اسکو حیرت آئی	نہادہ بر دلم داغ جدائی
بلکٹ قصہ نپٹ مشکل کہانی	دیوانی کی سنو سکھیو سہانی
ملن پاچھے بچھڑنا یون کٹھن ہے	کہو اب زندگی کا کیا جتن ہے
چہ من سازم کہ اب دیدار پاؤن	بخلوت گاہ جانان بار پاؤن

دربیان ماہ اول ساون

رسیدہ بر سرم ہنگام برسات	سجن بیدیس ہین ہیہات ہیہات
چڑھا ساون بجا یارو نقارا	سجن بن کون ہی ساتھی ہمارا
گھٹا کاری کی چارون اور چھائی	برہا کی فوج نے کھیتی چڑھائی
پپیہا پیو پیو نسدن پکارے	پکارے دادر و جھینگر جھنکارے
ارے جب کوک کویل نے سنائی	تمامی تن بدن مین آگ لائی
اندھیری رین جگنا جگمگاتا	ارے جلتی کے او پر بھوس لاتا

سنی جب مور کی آواز بن سون
شکیب از جان ربود آرام تن سون

جو آئے با دراکٹہ یک رو یا
یہ مین ڈرنے لگی جب رعد کو کا

تیرے دلدار کو یہ نین ترسا
گھٹا کی بھانت ہو شب و روز ترسا

بھرے جل تھل بھیا سر سبز عالم
رہا جل وصل کا سوکھا نہالم

ہنڈولے چڑھیں سب ناریاں سنگ
حسد کی آگ نے جارا مرا انگ

چلا ساون مگر ساجن نہ آئے
اری کن دو یتون نے ٹونے چلائے

دوہرہ

نین لگے تو لگنے دے پی تو مت لگیو چت
یہ چھوٹینگے روئے کر تو نیدھور ہو گونت

دربیان ماہ دوم بھادون

سکھی بھادون نپٹ دکھویاں پڑی ری
تمامی تن بدن میرا جرے ری

سیاہ بادر جہاروں اور چھائے
پیا مجھ گھر کو پیو آنکھوں نہ آئے

جھڑی پڑنے لگی اور رعد گرجا
تمامی جسم سب جیو جان لرزا

اکیلی دیکھ نس کاری دراوے
تمامی رین دن برہا ستاوے

گھٹا کاری کے اندر بیچ بجلی چمکی
ڈرے جیو ڈرا کڑک سن دیہہ دہکی

پیا بن مندر سیج سب ناگن بھئی ری
ہنسن کھیلن کی سگری سدھ گئی ری

سبھی سکھیاں پیا سنگ سکھ کریں ہیں
ہمن سی پاپیاں دکھڑا بھرت ہیں

پیا پردیس جا ہمکو بسارا
نجانو کیا گناہ دیکھا ہمارا

گھٹا غم کی امنگ چھاتی سون آئی
اری دو نین سے برکھا لگائی

اری نسدن برہن پوچھ ہاری
خبر پیو کی نہ پائی آہ ماری

جڑی بوٹی ہمن سب مرگئے ری
کہا سب بخت اور دعوتک پڑی ری

خدارا ای صبا ہیں حال میرا
پیا کو کہ کرے ٹک آئے پھیرا

لکھو پیو کی خبر پوچھون کسے جاسے
لکھوں پتیان کسے دون باری باری

پیا رسے بن رہا ہیں حال میرا
پیا کو کہ کرے ٹک آئے پھیرا

کوئی ایسا نہین پیو سون کہے ری | کہ تیرے خیال مین مرنے پڑی ری
دہل رحلت کا بہادون نے بجایا | انکھون لگ سانورا پردیس چھایا

دربیان ماہ سوم کنوار

سنو سکھیو کہ رت اب کنوار آئی | پیارے کی خبر سن اب لگن آلی
کہو کیونکہ جیون پیو باج ناری | چھون رو دت گئی ہے عمر ساری
لکہون پتیان ارے اے کاگ لیجا | سلونے سانورے سے سندیسا یا
کلیجہ کار کر تجھکو کھلاؤن | ترے دو بچہ پر بلہار جاؤن
سندیسا پیو کا مجھکو لا سناوے | پیا کا مکھ بچن مجھکو لے آرے
کنا کت نورتی جب پیو جماوے | تجھے دیکھے مہر کر کر بلاوے
سلام از طرف این غمخوار کیجو | پلکن پر سیس پاتی ہاتھ دیجو
ارے ای کاگ پاتی سکہ نمانی | مرہم دل دردمندون کا نجانی
ہمارے کنتھ کے جو دیس جاوے | پیارے نورتی جو اُسمین آوے
سکھی گر گاچون باشم چہ باشم | بدست تندخو باشم چہ باشم
کنا کت نورتی ہردو گیے ری | نہ آیا کنتھ کس گھر رم رہے ری
دسہرہ پوجتی گھر گھر سکھی سب | کرم میرے نجانو کیا لکھا رب
اری سبزک پیا کے باغ جاکر | اپن کو بیوفا سیتی لگاکر
رہو اُس باغ مین منہ بت دکھاؤ | ترے مکہ سے جو دیگر قول پاؤ
کہ گھر جا برہنی کو گر لگاؤ | پکڑ بابان پلنگ اوپر بساؤ
کہ تیرے فکر سے دن رین روتی | یہ غم سب جو بنا تجھ بلج کھوتی
سب باغیاری صنم سے سکہ کرتے ہو | تمن بن برہنی سودکہ بھرت ہین
دیا پردیس مین تو غیر کو راج | بھولا گھر کو نہین تجھ بن مول آج
تجھے اے سنگدل لیسے پیو جپین | کھڑے ہین تجھ بنا جیون مرے نین
ارے ظالم نہ داری خوف رب کا | قیامت ہے فرین کر فکر تب کا

ذرا گرا ز درونِ درد مندان
سکھی اس سوچ غم سے عمر جاتی
کہ شاید جا کہے اب کوئی سجن کو
سکھی آسوچ رت چلتے رہے ری

کہ می سوزد ز آتش سنگ مندان
سجن کو دیکھ پیارے کے سنگاتی
اسے پھر آسے کر دیکھے ہمن کو
پیا بن برہنی چلتے رہے رمی

دربیان ماہ چہارم کاتک

گیا اسوج کاتک ماس آیا
گئی برسات رت نکھری فلک سب
بھئی مجھو یچ پیو بن نا گنی رہے
بھئی چاندن پیا سنگ سب ساریان کو
دیواری ہو رہی گھر گھر دربازار
کنارے لگ رہی تجھ بن اکیلی
سکھی یہ درد و غم کا سے کہوں جا
اری اس درد سون بیلی بھئی ری
ویکھی پوتھی برہمن کچھ نہ پائی
بھئی جب مین نہ اب پوچھوں کسی سون
کا کرے کہو کت جاسے رہیے

سلونے سیام کو پردیس بھایا
نمیدانم کہ ساجن گھر پھرے کب
ستاوے دوسری تت چاندنی رے
بھئی پپتا ہمن سے خوار یان کو
پیا گلزار رلکھی دیواری یار
بھئی ہے رندگی مجھیر دو ہیلی
نہ تکست جیو مرا بس کہا مرون جا
تمامی دیہہ برہا نے دہی رمی
اری مین پوچھ دونا دکھ بڑہائی
نہیں دستا کوئی مجھ غم رسی کون
لکھا اپنے کرم کا پائے رہیے

دربیان ماہ پنجم اگھن

سکھی اگھن سیاہ رو ماس آیا
بھیا موسم خنک سردی بھئی ری
بھروں پیا کل ندارم چین یکدم
بہ راہش منتظر باشم شب و روز
پیا کی باٹ تس دن دیکھ ہاری
نہ جانو بیو جد اکب تک رہیگا

سجن آئے نہ کاغذ لکھ پٹھایا
اپچھوں لگ دکھ اگھن دل مو رہی ری
اٹھوں بیٹھوں چڑھوں بر بام ہر دم
بہر کس گویم این افسانہ دل بسوز
الگئی لو راسے انکھیان زانتظاری
نکس جیو لب تلک یہ دکھ بھریگا

فغان دم زد ستم جھٹ گئی بند
لر زلف پری جیو پکر بھئی ہے
ضیحت کب تلک مجکو کر دری
رالا درد لم یو آوتا ہے
روں گودڑی کہتھا ری سب چیر پھاڑوں
پیا کے کارنی جوگن بھئی ری
دھونی ڈاروں پیا کے دیس جا کر
الکھ جا دلبر با کا در جگاؤں
پیا بن مین اکیلی کیون رہون ری
مجھے امید تھی پیو کے ملن کی
الکھن دکھ دے گیا اب کیا کروں ری

بہ زنجیر جنون افتد خرد مند
ہمہ ہوش و عقل سب لٹائی ہے
رے پیچھے بنا حق مت پڑو ری
یہی سب عاشقون کو بھاوتا ہے
تمامی بھیس جوگن کا سنواروں
کہ جل بل راکھ سب ڈھیری بسی ری
ہزار وائی و نغیرے کی بجا کر
پیا کے درس کی تب بھیکھ پاؤن
غم او پر غم کہو کیسا سہون ری
نہین ہے اس اب مجھ جیو رہن کی
پیارے بن نہ رہتی ہون مرون ری

دربیان ماہ ششم پوس

لیا اگہن سکھی اب ماہ پوس آیا
پڑے پالا کپے تھر تھر میری دیہہ
کرین عشرت پیا سنگ ناریان سب
بھیا تن کو پیلا جل جل پیا بن
نہین اس ماس مین مجھ جیون کی آس
برہا نے آ کے چار رون اور گھیری
کیا غم نے بجا تم آ کے ڈیرا
وآلا جان زتن جلتا رہیگا
اجی ملا مرا ٹک حال دیکھو
ارے ملا تیرے پتیان پڑھونگی

پیارے نے مجھے دل سے بھلایا
سکھی کس گھڑی لاگا یہ میرا نیہہ
مین ہی کانپون اکیلی ہائے یا رب
بجۓ تس ماس مجھے سال ہر دن
کہو پیو کو پکاروں جا کے کس پاس
مجھے کاہے جنی تھی ہائے مو ری
کتھا میری کہو بھون سون سویرا
اسی غم سون جگر جلتا رہیگا
پیارے کی ملن کی فال دیکھو
تیری باندی کی لونڈی ہو رہونگی

ارے مجھپر ترا احسان ہوگا گویا مردہ کے تین جیودان ہوگا
سنو سیّاں تو ن تمھین ٹوناکر دو رے پیاکے وصل کی دعوت کر دو رے
تمھارا مجھ اوپر احسان ہوگا اسی بے جان کو جیودان ہوگا
سکھی مین پوچھ دیکھی سب سیانے بچئے اس فکر سے مجنون دیوانے
کوئی امید میری بر نہ لایا دیا مجکو سبھون نے دکھ سوایا
پیاکے جاونے غلبہ کیا ری نہین ہمری خبرا بتک لیاری
ندیدم ہیچکس را یار اغیار بجز حق خواستم از وصل دلدار
علاج کن خدایا درد ما را بکن گلرنگ روئے زرد ما را
چلا پوس اے سکھی لاے بہت غم نہ سوئی سیج پر دلدار کے ساتھ
ہزاران درد دکھ دے ماہ بیتا بدیسی سیام نے پھیرا نہ کینا
نمیدانم کہ با من کیا کریگا نہین ایساکہ سائین سے ڈریگا
ظلم مجھپر سکھی ٹھانا کیا ہے جدائی کا ہمن کو دکھ دیا ہے

در بیان ماہ ہفتم ماگھ

گیا پوس اے سکھی اب ماگھ آیا پیارے جاکے پردیس چھایا
فراق اب پوس نے مجکو دیا ہی پیارے نے نہین پھیرا کیا ہے
جو آیا ماگھ آنت مور یاری مجھے غم کی اگن ارنو دیاری
بہ ہر خانہ بسنت اب گاے یہ ری زناری آہ تن من نہ آے ری
سنو دن رین کی موری کہانی سکھی بکتی پھرون بوری دیوانی
پھرون بوری دیوانی ہردیدار میان کوچہ و صحرا و بازار
جون مین سیجنگ تاست کا بناون اری مین آنسو ون کے تار لاون
خیال او نشانم پیش دیدہ سرائم درد جان غم کشیدہ
کہ دلدار بحال ما نظر کن کہ من مورم سلیمان یک گذر کن

پیا پردیس جا دل سنگ نہ کیجے
ارے ظالم تجھے سمجھا یا بد لیا
من بن یکدن سو برس سے بیتے
نہ بھولون ایک ساعت مین تیری ملو
بہت گئی رین دن اون نہ کینو ن
ایسی سختی کہو جی کن سکھا ئی
عہد کر کر گئے اجھون نہ آ ئے
دغا بازی مسافر سے نہ کیجے
گئی سو چاندنی پھر وہ گھڑی رے
گیا سب جو بنا ہیہات ہیہات
جو دل مین تھا کرونگا بیوفائی
جو ایسا جانئے تو من نہ دیجے
ترے غم سے بلب جان آ لگا ہے
سکھی دن یون گیا نس یون ہی بہائے
تم اپنے لال سون سب سکھ کریتے
سکھی دھن بھاگ رہی دھن بھاگ تیرے
ارے تمکو نہین کچھ فکر میرا
جہان ساجن بسنے اُس دیس جاؤن
اگر غم سے تجھے میری اگن لگا
سکھی سہت ہی پیا بن زندگی رہی
نہ دیکھا ما کہ مین مکھڑا سجن کا
گیا جب پاس ما کہ دیہا گن آیا
گیا جب ما کہ دکھ دونا بھیاری

بچھڑ برہین کسیکو دل نہ دیجے
مجھے ہے دن رین تیرا ہی اندیسا
نہ یک ساعت تیرا اندوہ چھوٹے
نہین تمنے کیا ہمکو کبھی یاد
ذرا کاغذ کسیکو لکھو ندیون
ارے کچھ لاج دنیا کی نہ آئی
ارے کن دو تیون نے لوٹ چلا
اتیاد کھڑا غریبون کو نہ دیجے
ارے ظالم خدا کا خوف کر رے
نہ بوجھی آنکر یکدم زمن بات
کرے تھی کیون ہمن سے آشنائی
کپٹ کی پیٹھ پاچھے سے نہ کیجے
ملو تو دیکھو یون نا تر دغا ہے
ہمارا درد تمنے کچھ نہ جانے
ہمن کے کام مین دھیرت دھیر ہین
سدا تم پاس ہین دلبر تمھارے
مجھے چھانڈو کرت ہو کیون بکھیڑا
ارے یہ آگ تن من کی بجھاؤن
کرو کچھ فکر پیارے کے ملن کا
کہو کوئی جا پیا کو بندگی رہی
پڑا جھانسا مجھے جیو کے رہن کا
سکھی یہ ہر پیا اس رت نہ آیا
سجن بن دیس مجھ سو نا بھیاری

دربیان ماہ ہشتم پھاگن

جو آیا ماہ پھاگن کیا کروں ری　　سجن پردیس نت دکھڑا بھروں ری
ارے او دھو سنو یہ درد مجھ ہلنا　　کھوٹک جاے پردیسی سجن سوں
گھی برہن کے بھاگن ماس آیا　　سبھوں نے روپ رنگا رنگ پیایا
چلین بن ٹھن سبھی اپنے مندروں　　کہ کھیلیں پھاگ جا اپنے سندروں
مزعفر جو ندڑی سب پہن آئین　　سبھوں نے موتیوں مانگیں جمائیں
بچشم سرمہ سیاہ ڈارین　　تبسم کر لب از دنداں اگھارین
بدنداں ہر کیے مسی جمائی　　کروں کیا کچھ نہیں ہوتی برائی
عجائب بن رہا مکھ پر ترے خال　　کڑی بدی پڑی دریای خلخال
ز مژگاں تیر از ابرو کماں کج　　ستادہ ہر یکے با شان با سج
نگہبا گنج خوبی کی دو ناگن　　لٹکتی مکھ او پر کج کھاے ساجن
اگر وہ ناگ کسکو ڈس کے جاوے　　زہر اسکا قیامت تک نہ جاوے
اگر زاہد رود در کوے ایشاں　　نمایہ یک نگہ در سوے ایشاں
سنی از ہر طرف جھجھوں کی جھنکار　　دیکھی ابرن برن اور سات سنگار
رود ہوشش ز سرمست سرشار　　توڑے تسبیح رکھے بر کتف زنار
بھرے مشکے رنگوں کے سات سبکے　　دیکھو پچکاریاں ہیں ہاتھ سبکے
کلال اندر بھٹے ہیں لال سارے　　بجاویں دف پیا کے ساتھ سارے
کہیں دھولک کہیں مردنگ باجے　　کہیں سرمست لالن ہور طوطی گلابے
بھریں جنگل عبیروں کے اڑا دیں　　کریں خوشحالیاں جھیڑیں چھیڑا دیں
آپس میں دوہرے غزلیں سنا دیں　　عجائب ہوریاں گا دیں گنوا دیں
سلونی سانوری اور سبز گوری　　سبھی کھیلیں پیا اپنے سے ہوری
برہی ہی دعوم کہنے میں نہ آوے　　حسد کی آگ تن مورا جرا وے

دھو مالان کرتہان گھر گھر پہرت ہین
وسے مین ہو رہی مرجھائی تم بن
نہین تجکو ارے کچھ غم ہمارا
نمیدانم چہ شد از من خطائے
اگر باشد خطا نم بخشد پیو
وگرنہ جان زتن باہر پڑیگا
خدا کو مان زودی زود آؤ
ارے بالم ترے پیّان پڑونگی
ترے باندی کی باندی ہو رہونگی
کہیگا جو کرونگی آورے آؤ
پیا بن تجھ نمانی ہو رہی ہون
ارے گھر جلن میری بجھاؤ
ارے اودھو سینو درد مندرون
ارے اودھو کہان لگ دکھ کہونری
تمن ٹک کرم کر سمجھارے کہیو
کہ بیجان ہو رہی جا خبر لے
سکھی اودھو کو سب قصہ سنایا
نقل مشہور ہی جب بخت پہوٹے
نہین اس جگ مین کوئی میت میرا
زنار پہر سب دیہی حرج رہے
گیا پہاگن مجھے دکھ دے گیاری
پیا سنگ ناریان سب سکھ کرت ہین
ہزاران برس بیتے مجھ اوپر چھین
کہ مطلق یاد سے ہمکو بارا
کہ تا ہنوز پر تیم گھر نہ آرے
خبر میری سو پیرے آئے لیجو
عجب پیر آئے کر توکیا کریگا
کرم کر کے گرے سون گر لگاؤ
دل و جان تجھ اوپر قربان کرونگی
جو کچھ مجکو سناویگا سنونگی
ٹک اپنا مکھ مجھے دکھلاؤ آؤ
نمانی جہ دیوانی ہوری ہون
کہتا موری سنو اپنی سناؤ
کھو ٹک جائے پردیسی سجن سون
ایسے مور مکھ سیتی کہان لگ کہون ری
پکن پر سیس دھر کر لاسے کہیو
مت اپنے پر نمانی کا صبر لے
نیٹ سمجھائے کر دکھڑا جتایا
بہین سب خویش واخوان میسکھوٹے
کہ میرا دکھ کہے پیو سون سویرا
نہ آئے کنتھ گھر ہوری جرمی رے
سجن کا دیکھنا مشکل بھیاری

دربیان ماہ نہم چیت

سکھی یہ چیت رت آئی سو آئی
بعالم پھولیان پھولباڑیان سب
رہتے ہین بچھڑ لالن کے گلے لاگ
نہایت درد دکھ ہمنے سہاری
رہی ہین ناریان ہو کے گلے سنگ
سکھی یہ رت مجھے ناگن ڈست ہے
مرے کرمون پڑی پریم پھانسی
ارے مین عشق سے ڈرتی پھرون کی
کہ پیچھے سون لگن ہرگز نہ کیجے
ارے دل دوئی مین جلتا رہیگا
ارے یہ بوجھکر پھیرا کرو تم
جنھون نے دل مسافر سے لگایا
پیا دل لیگئے جلتے رہے رے
ارے یہ نین بر جھنہاریان ہین
یہ بن عالم صباح بہر خدا را
پیا کے عشق مین یہ جیو دیا رہی
کہ تجکو لاج جگ کی کچھ نہ آئی
ارے انجان ہم کھائی دغا ری
ارے مجھ جان تن مین نہ رہی رے
سبھی سدھ بدھ مرے تن کی بھلائی
مرے جیو کا بھروسا تم نہ کیجو
سجن کے گھر گئے کی لاج کر رے
اری پھر چیت رت چلیے رہے ری

اجھون امید میری بر نہ آئی
کرین عشرت پیا سنگ ناریان سب
میرے سینے جدائی کا لگا داگ
غم ہجران مجھے ہر دم دیا ری
سیرا جیوڑا جدائی سے بھیا تنگ
پھرون بوری تمامی جگ ہستہی
بھیا مرنا مجھے اور لوگ ہانسی
نصیحت آپ مین اپنے کرون کری
ارے دل دے ہزاران غم شہ لیجے
سدا غم مین جگر جلتا رہیگا
ہمن کے دیس آ ڈیرا کرو تم
اُنھون نے سب جنم اپنا گنوایا
ارے ان نین سے رسوا کرے ری
مجھے بے بس برائی بس کیا ہے
پیا کو ما سنا دکھڑا ہماری
مرا دل بے پیا جلتا رہا ری
کہ کی تمنے ہمن سے بیوفائی
کہ تجھ سے سنگ دل کو دل دیا ری
تمامی دیہہ خاکستر بھئی رے
تمامی دیہہ برہا نے گلائی
شتابی آ کے کر دیدار دیجو
مرت ہون در غمت ٹک آ ڈگر
پیا بن برہنی جلتی رہے ری

کہان ساون کہان بھادون کہان ہی
کہان لگ اب کہون یہ بیت بیتا
ارے یہ بیچ سمجھ پھیرا کرو تم

ارے ظالم کہہ یہ فانی جہان ہے
نہ آئے برہنی کے دیس پیتیا
ہمن کے دیس آ ڈیرا کرو تم

در بیان ماہ دہم بیساکھ

سنو سکھیو کہ اب بیساکھ آیا
سنی آواز اور کویل کی بتیان
گھڑی کیسی لگی ہی آگ تن مین
جری سر پاؤن لگ ہی ہو اکیلی
پھولی ٹیسو لگی ہی آگ بن مین
دہی سر پانون لگ بیراگ سیتی
اری کویل کہو پردیس جاے
ارے تجکو پیا پردیس بھایا
ارے دارو اسے دکھ کرو تم
نمانی گر نصیحت ہون دیوانی
ہمارے پیوا نجھون نا گھر پھری
سبھی اس ماس مین عشرت کرت ہین
بھیا ہی سکھ انند در جملہ عالم
سکھی دن رین مین کیسے بھرونگی
کہے دکھ کوئی مرے جانی سجن ہین
گیا بیساکھ کنتھ گھر نہ آئے
سکھی اس رت اگر ساجن نہ آوین

کویل پھر آتب چڑہ کے شور لایا
پڑے کیون چین دن رین مجھ چھتیان
پڑے پیچھے تڑپتی ہی انگن مین
ہجر کی اگ ہی مجھ پر دو بیلی
جرے جیوڑا بڑی ہی آگ من مین
ہوئی جل کوئلا اس آگ سیتی
سبھی پتا ہمن پر اسکو سمجھاے
برہنی کو دیا تین دکھ سہایا
یک اسکی لے مرے سر پر دھرو تم
بجھی جو درد سون تیری نمانی
ارے کن دوتیون کے بس پڑی ری
ہمن سی پاپیان نت دکھ بھرت ہین
خدا پر ہی میرا معلوم حالم
نہین کچھ فکر بس کھا کر مرونگی
بھلا ہی تب کہ چھوٹے جان تن سون
بھیجے پردیس مین جا بس پرایے
مرونگی مین مجھے جیتا نپاوین

در بیان ماہ یازدہم جیٹھ

سکھی اس جیٹھ مین دھوبین پرت ہین
سکھی رُت جیٹھ نت دھوپان ٹپرین ری
ہمن اس آگ غم کی مین جرت ہین
لبسا یا تخت پر سب ناریان ری
جنھون کے ہین سکھی اب ست پیا گھر
ہمارے پانون ننگے دھوپ سر پر
دوپہری ٹھیک مون کیا دکھ بھرت ہین
پھپولے سرا و پر چھالے پگن مین
ارے اس درد نے بہت ہی جھکایا
اُٹھن بیٹھن کی طاقت نہ رہی رے
ارہی اے مرگ تیرے لیون بلیان
پیارے بنگئی سدھ بدھ جموری
سکھی ری کو کہے جا دلربا سون
تمامی درد دکھ اس باوری کا
یہ گیارہ ماس مینے رت گنوائے
ز دیدہ اشک افشانم گرفتم
ترے غم نے نپٹ مجکو دیا ری
والا جان ز تن باہر پڑیگا
جو اپنی عاقبت کی خیر چاہو
والا اختیاری تست تو دان
گیا جب جیٹھ اب مین کیا کرون ری

ہمن حیران سرگردان پھرت ہین
ہمن حیران سرگردان پھرین ری
سکھی ری دوسرے لو وان چلت ہین
پیا کے سنگ بیٹھی ساریان ری
اُنھون کو سرد خانہ ہے میسر
پھرون ہون ڈھونڈھتی پی پانچ گھر گھر
پیا کی جستجو مان بن بن پھرت ہون
بھئے لو ہو جلے سارے بدن مین
پیا کے جستجو بھیتر تھکایا
نہ جانون تماان من کب لگ رہی ری
بہ بر جان از تنم بہر گسیان
ارے مین تو بھئی بن دام چیری
ستمگر پر جفا وہ خود نما سون
کہ سازو فکر کچھ اُس داوری کا
ارے ظالم کہو تم کیون نہ آئے
حدیث دوست را خواندم گرفت
سسکتا جی لبون پر آرہا ری
کہو یہ خون کسکے سر چڑھیگا
رخ جان بخش اپنے کو دکھاؤ
بگیرم دامنت را پیش یزدان
پیا کے درد سے بس کہا مردن ری

دربیان ماہ دوازدہم اساڑھ

سنوا ساڑھ ماس آیا سکھی ری
نو دن رین کی موری کہانی
پیا کے جاؤنے غلبہ کیا ری
ندیدم ہیچکس را یار اغیار
علاج کن خدایا درد ما را
ندیدم ہیچکس را یار غمخوار
بجز درگاہ تو دیگر پناہم
بمقسوم رسان بہ جان سلامت
جمالے رحمت خود کن وصالم
سکھی مین سو گئی اندر مناجات
چہ می بینم کہ منگل گاوتی ہین
مرے ایوان مین ہی شمع روشن
یکایک آنکھ میری کھلگئی ری
کئی نے تعبیر اسکی یون بتائی
سکھی یہ بات سن سادھی بھئی ری
چہ مے بینم لٹکتا آوتا ہے
اری مین دوڑ کر پتیان پڑی ری
بحمد اللہ رہا جون یار پایا
تمامی لعل گون شد رنگ رویم
چہ خوش وقتے و خرم روزگارے
برافروزد چراغ آشنائی
ارے ای بوالہوس یہ عشقبازی
ارے آسان نہ جانو عشق کرنا

کرم میرے نجانون کیا لکھا ری
کمر کو توڑ کر بیٹھی نمانی
نئے سر سے مجھے دکھڑا دیا ری
بجز حق خواستم نے وصل دلدار
بکن گلرنگ روے زرد ما را
بجز حق کس ندیدم درجہان یار
بنود سست و بناشد بادشاہم
برون آور ز اندوہ ملامت
برون آوردہ از گنج ملالم
کشادہ گشت ابواب ملاقات
مرے گھر ناریان سب آوتی ہین
بھئی ہی روشنی سارے مندرمن
نہ دیکھی کچھ اری حیران بھئی ری
کہ آخر گشت ایام جدائی
پیا کے باٹ کو دیکھن گئی ری
بخوبی ماہ را شرماوتا ہے
پیا نے کر پکڑ چھاتی لئی ری
تمامی عمر کا دکھڑا جھلایا
بہ ہر دم قول جامی را بگویم
کہ یارے برخوردار از وصل یارے
رہائی یابد از داغ جدائی
بنا شد چون برون شطرنج بازی
کٹھن اس آگ مین ہر گز نہ پڑنا

ہماری بات کو ہانسی نہ جانو
ارے سب عیش و عشرت کو تجوری
درین رہ نیم دم آسودگی نیست
وگرنہ کیون تم ناحق دکھ بھرت ہو
ارے یہ عشق کا پھندا بکٹ ہی
ارے اول مین جانی تھی سہیلا
چون بگذشتم زجان دلدار پایا
تمامی روز و شب جب سُر دکھایا
اگر بردار باشی ہمچو منصور
بگویش گر زجان دادن یہ تیری
خموشی احقر ازین مشکل کہانی
بیاد دلبر با خوشحال می باش

محبت خانہ را جانو پیا نو
پیا کا نام تن من مین جھنجوری
بجز اندوہ و غم یا بودگی نیست
عبث بن مرگ غم مین کیون مرت ہو
نپٹ مشکل نیٹ مشکل نپٹ ہی
بھبیا تھا یکدم جیونا ذو ہیلا
چون قربانش شدم غمخوار پایا
عجائب صندلی رنگ یار پایا
بناشی از در دلدار مہجور
یقین دانم کہ اُسکے در نہ برسی
کسو نے بھی حد اس دکھ کی نجانی
گہے افضل گہے گوپال می باش

تمت

غزل وطن

سر نذر کر اپنا جو ہی دلدار کی خواہش | سرداری کا طالب ہے تو کردار کی خواہش
وحدت کے لئے وا لہٰ کثرت ہون ازل سے | یک گل کی تمنا مین ہی سو خار کی خواہش
کر نسخہ سینہ سے طلب نقطۂ پنہان | پیدا جو ترے مین ہی اسرار کی خواہش
دل ہاتھ مین لے دل تجھے دکھلائیگا دلبر | لے آرسی گر ہے تجھے دلدار کی خواہش
کلمہ کو سمجھ کون ہی اغیار رہا ان کر | نادان ہوے کرتا ہی تو اغیار کی خواہش
لب بند ہے پر صورت جانان ہی نظر مین | ہون دید کا خواہش نہین تکرار کی خواہش
ہون آپ ہی مطلوب یہ کہلاتا ہون طالب | ہی وصل مین بھی مجکو وطن یار کی خواہش

غزل

سامنے دلبر کے جب تو جاویگا تنہا شروع | تو نظر آویگا تیری روبرو پردا شروع

ہر یہی معنی سواد الوجہ فی الدارین کے — ہی دو عالم سے گذرنا فقر کا رستا شروع
آپ سے گذرا تو پہونچا مین بساط قرب تک — یار کے ایوان کا سر ہی مرا زینا شروع
نسخۂ ایجاد عالم کا یہی مضمون ہی — ہو رہا ہی خوب حسن و عشق مین جھگڑا شروع
جاننا جان جہان کا جان سے ہی کو سون پرے — جان سے جانا ہی گویا جاننا اسکا شروع
ہر نفس سو سو بلا سر پر ہین نازل ہو چکے — عشق کے کوچہ مین تمنے گر قدم رکھا شروع
ہو گیا جب سدم عروج سیر فی اللہ اے وطن — پردۂ کونین میری آنکھ سے اُٹھا شروع

غزل

نہ بندہ ہون کسیکا نہ خدا ہون — انھین دو کا مگر مین مدعا ہون
ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا — مین اپنی شان کا خود آئینہ ہون
جہان ڈوبے ہین جا منصور حلاج — اُسی دریا کا مین بھی آشنا ہون
نہ مرنا یاد ہی مجکو نہ جینا — نئی سیرت نئی صورت نما ہون
نمود بے نمود تی ہے مری شان — گے صورت ہون گا ہے آئینہ ہون
دو عالم مجھ مین دیکھے اپنا عالم — کہ مین دونون جہان کا سامنا ہون
ہون اپنی شان کا مین آپ موجب — مین خود نقاش خود خاکا بنا ہون
وطن صاحب کرون کس رخ مین سجدہ — مرے صاحب کو ہر سو دیکھتا ہون

غزل

مین نہ بندہ نہ خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا — دونون علت سے جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
شکل حیرت ہوئی آئینہ دل سے پیدا — معنی شان صفا تھا مجھے معلوم نہ تھا
دیکھتا تھا مین جسے ہو کے نا دیدہ ہر سو — میری آنکھون مین چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
آپ ہی آپ ہوا یان طالب و مطلوب ہی کان — مین جو عاشق ہون کہا تھا مجھے معلوم نہ تھا
دل کے آئینہ کو مین روبرو رکھکو دیکھا — آپکا روئے صفا تھا مجھے معلوم نہ تھا
وجہ معلوم ہوئی تجھ سے نہ ملنے کی صنم — مین ہی خود پردہ ہوا تھا مجھے معلوم نہ تھا
بعد مدت جو ہوا وصل کھلا راز وطن — واصل حق مین سدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

غزل

یار کے درشن کے خاطر جان اور تن بھول جا
ملک منور دیکھ اسکا رنگ گلشن بھول جا

ترک دے اسلام کو اور کفر سارا دور کر
چھوڑ دے حرص و ہوا فرزند او زن بھول جا

آرسی مین دل کی ہر دم دیکھ منظر روح کا
جام کو جمشید کے ہو فکر درپن بھول جا

دمبدم دل کی نظر سو پیو کا درشن پا شتاب
ای علیم اللہ جہان کے مکر و فن سب بھول جا

غزل

تجھے دہشت نہین حق کے امر کا
مگر بھولا ہے دن روز حشر کا

محض بیڑی ہی دنیا تجکو زن ہو
ارادہ دل مین دختر اور پسر کا

لگی ہی نیند غفلت کی شب و روز
سدا دستا ہی سپنا مال و زر کا

اٹھے جب خواب سے ہووے گا معلوم
کیا سو عیش و عشرت سب مکر کا

خیال خواب ہے دنیا کا جینا
نکو رکھ دل مین جب کسکے ضرر کا

اندھاری گور سے کیون بیفکر ہے
لیجا مرشد سے منگ دیوا خبر کا

علیم اللہ پایا پیو کو جیسو مین
یہی حاصل ہے پیدایش بشر کا

غزل

غفلت کے مرض کا کر جلدی علاج آج
دل سے نکال غیر کا سب قسم و لاج آج

کینہ کبر و حرص و حسد بغض یہ تمام
کر دفع اپنے دل کے کفر کا رواج آج

لا تقنطو کے قول پہ رکھ دل کو مستقیم
معلوم نہین گیا تو صنم کا مزاج آج

تو جان و دل کو اپنے پیا پر نثار کر
دیتا ہی یار بخش تجھے تخت و تاج آج

سودا بقا کا لے تو محمد کے ہاتھ سے
درکار ہی صبا کا تجھے احتیاج آج

ای بیوفا جہان کا نکر اعتبار کچھ
امید رکھ نہ کس سے مگر حق کے باج آج

روشن کیا ہی مشعل ذاتی کو ای علیم
حرص و ہوا کے گھر کا بجھا کر سراج آج

غزل

تو جب غفلت مین ہے کر حق سمجھے کیون ہوتا بعید
مین ترے نزدیک ہون کہتا ہی من حبل الورید

بے ریاضت کیون اپس مین یار اپنا پائیے
دیکھ حق کے واسطے کیا رنج کھینچا ہی فرید

اگر وہ عشق چھپتا ہی اپس مقدور لگ
موتو قبل انت موتو کے امر پر ہو شہید

موت کے آگے مرا ہو جاتا ہی لاموت وہ
ہر رین معراج ہی اور دن ہی ہر یک روز عید

بیخودی سے جا گذر اپنا لقا گھر چھپتا
حق دکھاویگا اپس کا حسن ہر لحظہ جدید

جاگ اے دل خواب سے غفلت سے کب تک شیا ہو
بازار مین جا عشق کے سودا وصل کا کر خرید

زندگی دو روز کی ہر دم غنیمت جان کر
رب کو اپنے دیکھکر کرتا ہی کیون وعدہ وعید

یہان نہین دیکھا اُسے وان کیون تو جانیگا آ
یہان اندھا سو وان اندھا آیت سے در قرآن مجید

ہی علیم اللہ سخن حق کا نہایت تلخ ہی
دوست کہتا ہی دکھا کر قفل کو گویا کلید

غزل

جب تلک حق نین بجھانے واہ واہ
جان کو اپنی نہ جانے واہ واہ

تم جو کرتے ہو فرض روزہ نماز
محض عالم کو دکھانے واہ واہ

معرفت کھوئی عمر دانی گھانس مین
پھر کہلاتے ہو سیانے واہ واہ

مال و زر فرزند زن کی رکھ طلب
ہو رہے حق سے اگھانے واہ واہ

حق کی خلقت مین مگر پیدا ہوئے
تم محض کھانے ہگانے واہ واہ

جانتے نہین تم نفع و نقصان کو
سر دیے پیسہ کمانے واہ واہ

عاشقون کو بولتے ہنس اے علیم
حق دینا کے دیوانے واہ واہ

غزل

عجب کچھ عشق کی خوشتر ہی وادی
کہ جس وادی مین ہی ہر وقت شادی

تجھے اس نفس کی حرص و ہوا نے
پھرا کر راہ حق سے نہے ہٹادی

اگر تعلیم غواصی کی سیکھے
نگر بازار و کوچہ مین منادی

ہوا جب تخت پر قربت سے سلطان
نہین خاطر مین شاہ کیقبادی

خدا کی سلہ کی کچھ چال تو سیکھ
دگر نہ آمدی از راہ فتادی

ہوا جب عشق کا نو خیز گلزار
بھولے شب عندلیبان اوستادی

علیم اللہ تیری یک نگاہ سے		جو کچھ تھا زنگ دل کا سب جلا د

خاتمۂ کتاب

بعد حمد خدائے معظم اور نعت رسول اکرم کے اہل مومنان رہروان سالکان پر روشن
و مبرہن ناہو کہ یہ کتاب لاجواب پسند ہر پیر و جوان کتاب لاخوف الموسومہ مجموعۂ تصوف بجہت
برائے افادۂ رہرو سالکان جو کہ انتخاب و جمع کیا ہوا ذرہ بیقدار خاکسار ہیچمدان کا
مسلمانان و سالکان بنام شیخ برہان باشندہ ... ملازم پلٹن پانچوین علاقہ
حیدرآباد کنٹنجنٹ کا ہے اس خاکسار کو نہایت شوق راہ طریقت کی ہے سو نہایت محنت
و مشقت سے یہ چند رسالہ جمع کیے اور رات دن انکے مطالعہ مین خوش و سرگرم رہتا
سو اس عاجز کے مصاحب دلی بنام میر حسین علی نے کہا کہ حضرت اگر یہ مجموعہ طبع ہو
تو اس سے ہر پیر و جوان راہ پاوے اور فیض اوٹھاوے سو اس عاجز کے دل نے
گواہی دی کہ سچ یہ مجموعۂ نادرہ افادہ کا خاص و عام سے بیفائدہ رہجاویگا سو
کمترین نے برائے فائدہ خاص و عام کے اس مجموعۂ کو جمع کر
مطبع نامی منشی نولکشور مین طبع کروادیا

طبع الحمد للہ والمنہ کہ یہ گوہر نایاب یعنی کتاب مستطاب مسمی بمجموعۂ تصوف
دقیق درویش واثق صوفی باہل کامل شیخ برہان صاحب ملازم رجمنٹ
پنجم علاقۂ حیدرآباد کنٹنجنٹ کے اپنی زبان دکھن کی اردو محاورہ مین تالیف
اور اس کتاب مین کئی رسالہ مین اور ہر رسالہ اسکا مطلب اسرار حقیقت
و بحر دخار رموز طریقت سے ... صاحب ...
مژدہ ہو کہ بار دوم ماہ اپریل ۱۸۹۴ء مین بسرپرستی عالیجناب
معلی القاب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ المتعلقہ
منشی نولکشور واقع کانپور مین چھپی